REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۵ — شمارہ ۱۱

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN
PIN. 143516.

۹ ربیع الاوّل ۱۳۹۶ھ — ۱۱ امان ۱۳۵۵ ہش — ۱۱ مارچ ۱۹۷۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۷ فروری تک کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔" احباب کرام اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۸ امان (مارچ)۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۸ امان (مارچ)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال اپنی بڑی بیٹی کے رخصتانہ کے سلسلہ میں پاکستان تشریف لے گئے ہیں۔ ۱۳ امان (مارچ) رخصتانہ کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔ احباب اس رشتہ کے باعثِ برکت ہونے اور محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے بخیریت واپس تشریف لانے کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

غانا کی بین الاقوامی تجارتی نمائش میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی سٹال بہت کامیاب رہا

تراجم قرآن پاک دیگر اسلامی لٹریچر اور مساجد کی تعمیر پر مشتمل چارٹوں اور تصاویر کو کم و بیش دس لاکھ افراد نے دیکھا

اس موقع پر سویڈن میں بننے والی سب سے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی متحرک تصاویر بھی دکھائی گئیں

ربوہ — غانا سے بذریعہ کیبل گرام یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کی بین الاقوامی تجارتی نمائش میں جماعتِ احمدیہ کا سٹال خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ اس سٹال میں جماعتِ احمدیہ کے زیرِ اہتمام ہونے والے تراجم قرآن مجید و دیگر اسلامی لٹریچر کے علاوہ مساجد اور جماعت کی دیگر اسلامی خدمات کو چارٹوں اور نقشوں اور تصاویر کے ذریعے پیش کیا گیا۔ مُلک کے کم و بیش دس لاکھ افراد نے انہیں دیکھا اور وہ بہت متاثر ہوئے۔

مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب انچارج غانا مشن کی طرف سے ارسال کردہ کیبل گرام کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"سالٹ پانڈ ۱۹ فروری۔ غانا کی بین الاقوامی تجارتی نمائش میں جو اکرا کے مقام پر اختتام پذیر ہوئی جماعتِ احمدیہ کا سٹال خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ اس نمائش میں ۲۹ ممالک نے اور ۲۷۳ مقامی اور بیرونی فرموں نے حصہ لیا اور کم و بیش دس لاکھ افراد کو جو مختلف قوموں پر مشتمل تھے، جماعتِ احمدیہ کے سٹال کو پندرہ دن تک دیکھنے کا موقع ملا۔ اس موقع پر چارٹوں، نقشوں اور تصاویر کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ کی اُن اسلامی خدمات کو پیش کیا گیا جو وہ دنیا بھر میں سرانجام دے رہی ہے۔ قرآن مجید کے تراجم اور دیگر اسلامی لٹریچر کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ مغربی افریقہ اور سویڈن میں بننے والی سب سے پہلی مسجد کے سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب کی متحرک تصاویر بھی دکھائی گئیں جو مکرم مولوی عبدالکریم صاحب آف لنڈن نے تیار کی تھیں۔ الحمد للہ کہ یہ سٹال بہت کامیاب رہا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔ (عبدالوہاب)"

(الفضل ربوہ ۲۷/۲/۷۶)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ مورخہ ۲۷ تبلیغ (فروری) ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء

ربوہ ۲۷ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج ناسازیٔ طبع کے باوجود مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نمازِ جمعہ پڑھائی۔ حضور نے نماز سے قبل اپنے ایک سابقہ خطبہ جمعہ (فرمودہ ۱۳ تبلیغ) کے تسلسل میں "قضاء و قدر اور دُعا" کے موضوع پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس سلسلہ میں حضور نے خدا تعالیٰ کی وراء الوریٰ ذات اور اس کی غیر محدود صفات کے غیر محدود جلووں، اُس کے غیر محدود قوانینِ قدرت اور اُن کی کارفرمائی اور وجود قوانینِ قدرت میں بندھے ہوئے نظامِ قضاء و قدر اور اس کی ماہیت پر بہت پُرمعارف انداز میں روشنی ڈالی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ جس چیز کو انسان اپنی محدود عقل اور محدود علم کی وجہ سے قضاء و قدر یا قوانینِ قدرت کے خلاف سمجھتا ہے وہ فی الاصل اس کی غیر محدود صفات میں سے کسی نہ کسی صفت کے ایسے جلوے کا پرتو ہوتی ہے جس کا انسان کو علم نہیں ہوتا۔ چونکہ خدا تعالیٰ علت العلل ہے اسلئے جب وہ اس عالمِ اسباب میں اپنے کسی بندے کی دُعا کو قبول کرتا ہے تو وہ اپنے غیر محدود قوانینِ قدرت کے تحت جن کا انسانی عقل احاطہ نہیں کر سکتی ایسا تغیر پیدا کرتا اور ایسے اسباب مہیا فرماتا ہے جن کی وجہ سے انسان کو اس کی مطلوبہ شئے مل جاتی ہے۔ اور اس طرح اسباب اور قوانینِ قدرت کی کارفرمائی کے نتیجہ میں ہی اُس کی عقدہ کشائی ہو جاتی ہے۔ پس قضاء و قدر کا نظام برحق ہے لیکن خدا جب چاہتا ہے اپنے بندے کی دُعا کو قبول کر کے خود اُس کے اپنے وضع کردہ قوانین کے عین مطابق جن میں اُس نے قضاء و قدر کو باندھ رکھا ہے اُس بندہ کو اس کی مراد عطا کر دیتا ہے۔

الغرض حضور نے بہت ہی پُرمعارف انداز میں ثابت فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے دُعا میں بڑا اثر رکھا ہے بلکہ حصولِ مدعا کیلئے اصل چیز ہے ہی دُعا۔ خطبہ کیا تھا باریک در باریک حقائق و دقائق اور اسرار و معارف کا خزینہ تھا جو دُعا اور اس کی قبولیت کے بارہ میں دلوں کو حسبِ استعداد نورِ یقین سے پُر کرنے کا موجب بنا۔ (الفضل ۲/۲۹)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۱ر امان ۱۳۵۵ ہش

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر

جمعیۃ العلماء ہند کے آرگن روزنامہ الجمعیۃ دہلی مجریہ ۲ر فروری ۱۹۷۶ء سہ روزہ ایڈیشن کے صفحہ ۵ کالم ۷ پر بعنوان "چند مشہور معروف انبیاء کرام علیہم السلام کی عمریں" حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک کُل سترہ انبیاء علیہم السلام کے اسماء گرامی مع اُن کی معیّن عمروں کے ایک تفصیلی فہرست جناب فضل شاہ فضل رام پوری کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ اسی فہرست میں سولہویں نمبر پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اسمِ گرامی مع اُن کی عمر کے اِس طرح لکھا ہے:۔

۱۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۱۳۰ سال

اس کا مطلب یہ ہوا کہ کم سے کم جمعیۃ العلماء ہند نے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں اپنا سابقہ موقف چھوڑ دیا ہے۔ اب وہ بھی دیگر انبیاء کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہو چکے ہیں۔ نہ صرف قائل بلکہ ان علماء حضرات نے اپنے اس طور کے کھلے اظہار کے ساتھ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے اُس نظریہ کی تائید کر دی ہے جو عرصہ ۸۵-۸۶ برس سے احمدی و غیر احمدی عُلماء کے درمیان موضوعِ بحث چلا آ رہا تھا۔ اور کسی زمانہ میں مختصراً اِس بناء پر حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ پر کُفر کا فتویٰ لگایا جاتا رہا کہ آپؑ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔ احمدی دیگر علماء اس بات پر مُصر چلے آ رہے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ صرف یہ کہ ابھی تک فوت نہیں ہوئے بلکہ واقعۂ صلیب کے وقت سے ہی آسمان پر مع جسمِ عنصری زندہ اُٹھا لئے گئے ہوئے ہیں اور اُس وقت سے الآن کما کان زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اور کہ احادیث میں جو آخری زمانہ میں نزولِ مسیح کی خبر دی گئی ہے اور اُن کے ذریعہ بگڑے مُسلمانوں کی اصلاح مقدّر ہے یہ سارے کام حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اصالتاً کریں گے۔

غیر احمدی علماء کے اِس نظریہ کے برعکس حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے قرآنِ کریم کی تیس ۳۰ آیات، احادیثِ نبویہ اور دُوسرے بہت سے عقلی اور نقلی پختہ دلائل سے اِس امر کا ثبوت پیش فرمایا کہ علماء کی یہ بات دُرست نہیں۔ قرآنِ کریم صاف لفظوں میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات، کی خبر دیتا ہے۔ اور احادیثِ نبویہ میں صریح طور پر اُن کے بارہ میں معیّن عُمر پانے کا ذکر موجود ہے۔ اِن حالات میں حیاتِ مسیح کا عقیدہ اور نظریہ خلافِ قرآن اور خلافِ سنّتِ نبوی اور خلافِ حدیث ہے۔ چنانچہ آج بھی جب ہم احادیث کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو اُن میں اس طرح کی صحیح احادیث پاتے ہیں۔ مثلاً کنز العمال جلد ۴ اور حاکم کی مستدرک کے صفحہ ۱۴۰ پر جو حدیث مندرج ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اِنَّ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ عَاشَ مِائَۃً وَّعِشْرِیْنَ سَنَۃً"

یعنی بے شک عیسیٰ ابن مریم ایک سو بیس سال زندہ رہے۔

پس اخبار الجمعیۃ دہلی مجریہ ۶ر فروری ۷۶ء میں حضرات انبیاء علیہم السلام کی عمروں کے نقشہ کے ضمن میں ۱۶ ویں نمبر پر جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اسمِ گرامی کے ساتھ ۱۳۰ سال کی عمر کا ذکر ہوا وہ بھی بے بنیاد نہیں۔ ہملا پُورا یقین ہے کہ جناب فضل شاہ صاحب کے پیشِ نظر بھی اسی طرح کی کوئی حدیث یا دُوسرا کوئی پختہ ثبوت ہوگا۔ اِسی لئے تو علماءِ ہند کے آرگن نے بلاجھجک اسے شائع کر دیا۔

علماء حضرات کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے دعوے کو قبُول کرنے میں دُوسری بڑی بڑی روکوں میں سے ایک بڑی روک یہ بھی تھی کہ چونکہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اب تک آسمان پر زندہ موجُود ہیں اور احادیث میں اُنہیں کے آخری زمانہ میں نزول فرما ہونے کا ذِکر ہے اس لئے ہم کیونکر باور کرلیں کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ محمّدی مسیح کے طور پر آئے ہیں۔ جب تک منتظر مسیح کا نزول نہ ہوجائے، ہم کسی دُوسرے مدعی مسیح کی بات کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن علماء کے اس اصرار کے باوجود حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اِس حقیقت کو زور دار دلائل کے ساتھ پیش فرمایا کہ حضرت مسیح ناصریؑ اپنی طبعی موت مر چکے۔ نہ تو وہ آسمان پر مع جسمِ عنصری زندہ اُٹھا لئے گئے ہیں اور نہ ہی آئندہ کسی وقت بھی آسمان سے نازل ہوں گے۔ اُن کے بارہ میں ایسی انتظار فضول ہے۔ حضرت مسیح کیا، کسی بھی فردِ بشر کا مع جسمِ عنصری آسمان پر اُٹھایا جانا قرآن کریم کے بیان کے خلاف ہے۔ پہلا مسیح بالیقین فوت ہوچکا اور اُمتِ محمّدیہ کا ایک فرد ہی مثیلِ مسیح کے طور پر امتِ محمدیہ کے فساد اور بگاڑ کی اصلاح کے لئے مبعوث ہونا مقدر تھا۔ سو وُہ مَیں ہوں۔ چاہو تو مانو، چاہو تو انکار کر دو ــــ!!

جب ہم آج سے ۸۵-۸۶ برس کے حالات و واقعات کی طرف پلٹ کر آتے ہیں تو اِس عرصہ میں ایک وقت ایسا بھی پاتے ہیں جبکہ وفات و حیاتِ مسیح کے مسئلہ پر احمدی و غیر احمدی علماء میں بڑی زور دار بحثیں ہُوا کرتی تھیں اور فریقین کی طرف سے لمبے چوڑے مناظرے ہُوا کرتے تھے۔ اُس وقت کی اخباروں، رسالوں اور شائع شدہ کتابوں کے سینکڑوں صفحات اس بات پر شاہدِ ناطق ہیں ــــ تاہم خوشی کا مقام ہے کہ اس طرح کی لمبا عرصہ بحث و تکرار کے بعد بالآخر ہمارے مُلک کے علماء حضرات بھی اُسی بات پر آن پہنچے جس پر ایک عرصہ پہلے مصر کے علماء پہنچ کر حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی بات کی تصدیق کر چکے تھے۔ بطورِ مثال علامہ رشید رضا صاحب سابق مفتی دیارِ مصریہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اِس تحقیق کو مان چکے ہیں کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کشمیر میں ہجرت کی اور سرینگر میں وفات پائی۔ چنانچہ موصوف اِس بارہ میں اپنے رسالہ "المنار" مطبوعہ مصر میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کشمیر کی طرف ہجرت سے متعلق دلائل درج کرنے کے بعد مضمون کے آخر میں صاف لکھتے ہیں کہ:۔

"فِفرارہٗ الی الھند وموتہٗ فی ذٰلک البلد لیس ببعیدٍ عقلاً ولا نقلاً۔" (المنار جلد ۱۵ صفحہ ۹۰۱)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہندوستان کی طرف فرار کر جانا اور شہر (سرینگر) میں وفات پاجانا عقل و نقل سے بعید نہیں۔

صرف علامہ رشید رضا ہی نہیں بلکہ دُوسرے بڑے بڑے علماء مصر بھی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تحریرات پڑھنے کے بعد وفاتِ مسیح علیہ السلام کے قائل ہوچکے ہیں۔ چنانچہ اَزہر یونیورسٹی مصر کے منتظمِ اعلیٰ علامہ محمود شلتوت بھی وفاتِ مسیحؑ کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ موصوف اپنے مفصّل فتویٰ میں وفاتِ مسیح کے متعلق تفصیلی بحث کرنے کے بعد صاف لکھتے ہیں:۔

"اِنَّہٗ لَیْسَ فِی الْقُرْاٰنِ وَلَا فِی السُّنَّۃِ الْمُطَھَّرَۃِ مُسْتَنَدٌ یَصْلُحُ لِتَکْوِیْنِ عَقِیْدَۃٍ یَطْمَئِنُّ اِلَیْھَا الْقَلْبُ بِاَنَّ عِیْسٰی رُفِعَ بِجِسْمِہٖ اِلَی السَّمَآءِ وَاَنَّہٗ اِلَی الْاٰنَ فِیْھَا وَاَنَّہٗ سَیَنْزِلُ مِنْھَا فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اِلَی الْاَرْضِ۔"

(الرسالۃ مورخہ ۱۱ر مئی ۱۹۴۲ء القاہرہ و الفتاویٰ مطبوعہ مصر)

یعنی قرآن مجید اور سنّتِ مطہرہ (نبویہ) میں کوئی ایسی سند موجود نہیں جس سے اس عقیدہ پر دل مطمئن ہو سکے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر اُٹھائے گئے۔ اور اب تک وہ آسمان پر زندہ ہیں۔ اور یہ کہ وہی آخری زمانہ میں آسمان سے زمین کی طرف نازل ہوں گے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ اب علماءِ اسلام رفتہ رفتہ اس سچائی کو قبول کرتے جا رہے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ اور وہ دوبارہ نہیں آئیں گے۔ اور ایسے علماء میں اب تو علماءِ ہند کو بھی شمار کیا جاسکتا ہے۔

اب آخر میں آپ علماء کرام کے امرِ حق کی طرف رجُوع لانے کی بات کو ذہن میں مستحضر کرتے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آج سے ۷۳ سال پہلے کی اس متحدیانہ تحریر کا مطالعہ کریں جو وفاتِ مسیح کے عقیدہ کے بالآخر مان لئے جانے اور حضرت مسیح ناصری کے آسمان سے نازل ہونے کی بات کے ترک کر دینے کی نسبت بڑے ہی واشگاف الفاظ میں بطور پیشگوئی فرمائی۔ حضور علیہ السلام اپنی مشہور و معروف کتاب "تذکرۃ الشہادتین" میں فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خُدا اُن کے دِلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا۔ اور دُنیا دوسرے رنگ میں آگئی۔ مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اِس عقیدہ سے بیزار ہوجائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پُوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مُسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھُوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہُوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھُولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵ مطبوعہ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۰۳ء)

دیکھا آپ نے! ۷۳ سال پہلے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے جو بات شائع کی تھی، آج کس طرح پُوری ہو رہی ہے۔ اگر یہ خُدا کی بتائی ہوئی بات نہ تھی تو کون ہے جو اِس طرح پر متحدیانہ طریق سے کوئی بات کہہ سکے اور پھر وہ بات لفظاً لفظاً پُوری بھی ہوتی چلی جائے۔ بالخصوص جبکہ اس کو پُورا کرنا کسی اِنسان کے اختیار میں نہ ہو۔ علماءِ زمانہ کے خیالات میں بتدریج تبدیلی (آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

اس وقت دنیا میں احمدیہ جماعت ایک ایسی جماعت ہے جو ہر ایک سے پیار کرتی ہے

تاریخ نے کوئی ایک واقعہ بھی ریکارڈ نہیں کیا کہ پیار نے کبھی شکست کھائی ہو!

اب بھی آخر کار پیار ہی انشاء اللہ جیت جائے گا۔

جلسہ سالانہ کے روحانی اجتماع کے فوائد اور برکات کا روح پرور تذکرہ

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸ نبوت ۱۳۵۴ ہش مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

میں ابھی لندن میں ہی تھا کہ مجھے یہ اطلاع ملی کہ ہمارے بیتہ ہی نظام کی طرف سے خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع اور اسی طرح انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع بھی بعض وجوہ کی بناء پر منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ یہاں آکر جو حالات میرے علم میں آئے ہیں ان کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں کہ یہ فیصلے درست نہیں تھے یہ اجتماعات ہونے چاہئیں تھے۔ دفعہ ۱۴۴ کی پابندی کرنا جہاں ہر ایک احمدی کیلئے ہر ایسے پاکستانی شہری کیلئے ضروری ہے وہاں ملکی انتظامیہ کے لئے بھی

یہ ضروری ہے

کہ وہ یہ دیکھے کہ جن اغراض کے لئے دفعہ ۱۴۴ لگائی گئی ہے اگر وہ اجتماعات ان اغراض کے خلاف نہیں تو ان کے لئے استثنائی اجازت دے اور ہمیشہ ایسا ہوتا رہا ہے۔ لیکن چونکہ افسر لوگ بدلتے رہتے ہیں۔ بعض افسروں کو حالات کا زیادہ علم ہوتا ہے اور بعض کو کم۔ اس لئے جماعتی نظام کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ساتھ تعلق رکھنے والے حکومت کے افسران پر حالات کی وضاحت کر دے میں یہ سن کر حیران ہوا ہمارے علاقہ کے ایک افسر نے آرام سے کہہ دیا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا اجتماع تقریری جلسہ ہوتا ہے جو مسجد میں بھی ہو سکتا ہے اور ہم نے تو کہہ دیا تھا کہ مسجد میں جلسہ کر لو۔ بہر حال جو ہونا تھا وہ ہو گیا اور اس کے نتیجہ میں مجھے جو ذہنی کوفت اٹھانی پڑی ہے وہ تو اٹھانی پڑ گئی۔ اب اس کے تدارک کے لئے ایک صورت یہ ہے کہ یہ مجالس اپنے اپنے منسوخ شدہ اجتماع کو ملتوی سمجھیں اور اگلے سال قانون کے اندر رہتے ہوئے اور افسران علاقہ کی فراست پر بدظنی نہ کرتے ہوئے یہ اجتماع بھی کریں۔ اور آئندہ سال کے اجتماع بھی کریں۔

اس کا ایک برا نتیجہ یہ نکلا کہ بعض لوگ پوچھتے ہیں کیا جلسہ سالانہ ہوگا یا وہ بھی نہیں ہوگا؟ ایسے وہمی دماغوں کے لئے یہ بتانا ضروری ہے کہ

انشاء اللہ جلسہ سالانہ ہوگا۔

وَعَلَى اللّٰهِ نَتَوَكَّلُ اور کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنے ملک کی انتظامیہ پر بدظنی کریں گذشتہ سال بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ شاید جلسہ نہ ہو اور بہت سے مخلص احمدیوں کی یہ رائے تھی کہ جلسہ نہیں ہونا چاہیئے اور پھر جب میں نے کہا جلسہ تو ہوگا کیوں نہیں کرنا چاہیئے تو پھر بعض دوستوں نے مجھے یہ مشورہ دیا کہ اچھا اگر آپ نے جلسہ کرنا ہی ہے تو یہ اعلان کر دیں کہ دس پندرہ ہزار سے زیادہ آدمی یہاں جلسہ پر نہ آئیں میں نے کہا اگر ایسا اعلان میں کر بھی دوں تو میں اس کی تعمیل کیسے کراؤں گا۔

بہر حال ہم چونکہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہیں اور چونکہ ہمیں حسن ظن سے کام لینے کی تعلیم دی گئی ہے۔ ہمارے علام الغیوب، قرآنی شریعت نے، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور قول نے ہمیں حسن ظن کی تعلیم دی ہے اس لئے ہم حکومت وقت پر بھی حسن ظن رکھتے ہیں سوائے اس کے کہ ان کا کوئی فعل ہمارے حسن ظن کو مجروح کرے اس کی ذمہ داری تو ان پر ہے۔ ہم خدا کی نگاہ میں گناہ گار کیوں ہوں۔ اس لئے میں دنیا کے ہر احمدی کو بتا دینا چاہتا ہوں (اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے اور اپنی حکومت پر حسن ظنی رکھتے ہوئے) کہ انشاء اللہ جلسہ سالانہ اپنی مقررہ تاریخوں پر ہوگا گذشتہ سال چونکہ حالات اس سے بھی مختلف تھے جو سال رواں میں رہے یا آجکل ہیں۔ اس لئے بڑی مہربانی سے انتظامیہ کے بہت سے شعبوں نے بڑا اچھا تعاون بھی کیا۔ ان کی جو ذمہ داریاں تھیں ان کو نباہنے کی بھی انہوں نے کوشش کی اب تو ان کو ہمارا جلسہ کروانے کا اچھی طرح تجربہ بھی ہو چکا ہے۔ پچھلے سال تو تجربہ بھی نہیں تھا۔ اس واسطے میں امید رکھتا ہوں کہ اس سال ان کا انتظام بھی گذشتہ سال سے بہر حال بہتر ہوگا۔ انسان تجربہ سے سیکھتا ہے اور پھر اس کے فعل میں پہلے سے زیادہ حسن ہوتا ہے ہم نے تو ایک لمبے عرصہ کے تجربے کے بعد اپنے جلسے کے نظام کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی فراست اور اللہ تعالیٰ کی آسمانوں سے بارش کی طرح نازل ہونے والی رحمتوں کے نتیجہ میں جلسہ سالانہ کا

ایک بڑا ہی اچھا نظام

قائم کر دیا ہے۔

باہر کی دنیا جو ہم سے واقف نہیں وہ نہ تو جلسہ میں شریک ہونے والوں کی ذہنیت اور مزاج سے واقف ہے اور نہ جلسہ سالانہ کا انتظام کرنے والوں کی ذہنیت اور مزاج سے تعارف رکھتی ہے وہ لوگ سمجھ ہی نہیں سکتے کہ جلسہ سالانہ کا اتنا بڑا انتظام کیسے ہو سکتا ہے کئی ایک غیر ملکی عیسائی اور لامذہب لوگوں سے بات ہوتی ہے کئی ایک نے یہاں آکر بات کی ہے وہ کہتے ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے جماعت احمدیہ جلسہ سالانہ پر آرام کے ساتھ اتنی بڑی تعداد کو کھانا کھلا رہی ہو۔ لنگر سے کھانا کھانے والوں کی تعداد روزانہ ۷۰ - ۸۰ ہزار تو ہوتی ہے (گو جلسہ میں شریک ہونے والے ایک لاکھ سے زیادہ ہوتے ہیں) یہ ایک چیز ہوتا ہے جس میں کئی دوست کھانا باہر کھا لیتے ہیں ان دنوں دوست ایک دوسرے کی دعوتیں بھی

کرتے ہیں۔ ہم بھی دعوتیں کرتے ہیں ہمارے گھروں میں بھی کھانا پکتا ہے۔ اور دوسرے بہت سے گھروں میں پکتا ہے اس کے باوجود لوگ حیران ہوتے ہیں کہ لنگر ۷۰۔۸۰ ہزار آدمیوں کو دو گھنٹوں کے اندر کیسے کھانا کھلا دیتا ہے ایسے لوگ سمجھتے ہیں ہم گپ مارتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ہم گپ کبھی نہیں مارا کرتے۔ ہمیں کوئی سیاسی مصلحت تو سچ بولنے سے نہیں روکتی کیونکہ ہم سیاستدان ہیں ہی نہیں۔ نہ ہماری کوئی سیاسی مصلحت ہے۔

ہم تو اللہ والے اور درویش لوگ ہیں

اور جو حقیقت ہوتی ہے اسے بیان کر دیتے ہیں۔ ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ کوئی مانتا ہے یا نہیں۔ مگر حقیقت سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا یہ ایک واقعہ ہے جو ہو رہا ہے جو لوگ جلسہ سالانہ کے انتظام کو دیکھتے ہیں وہ حیران ہو جاتے ہیں۔

جہاں تک جلسہ سالانہ میں کام کرنے والوں کی ذہنیت کا سوال ہے وہ تو ایسی ہے کہ دیر ہوئی قادیان کی بات ہے میں اس وقت ابھی بچہ ہی تھا۔ میرا ہم عمر ایک اور بچہ مدرسہ احمدیہ کے ایک کمرے میں بطور معاون کام کر رہا تھا۔ میری عمر اس وقت اتنی چھوٹی تھی کہ میرے بزرگ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ جو اس وقت جلسہ سالانہ کے انچارج ہوتے تھے وہ اپنے دفتر میں میری ڈیوٹی تو لگا دیتے تھے۔ لیکن ان کی طرف سے ڈیوٹی لگانے کا مقصد صرف یہ ہوتا تھا کہ مجھے جلسہ سالانہ میں کام کرنے کی عادت پڑ جائے ورنہ اس عمر میں جو عام جلسہ کا انتظام ہے اس قسم کے کام میں نہیں کر سکتا تھا۔ بس کبھی وہ مجھے کوئی پیغام دے کر بھیج دیتے تھے کبھی ویسے ہی بٹھائے رکھتے تھے اور میں ان کو کام کرتے دیکھتا رہتا تھا۔ یا ان کے کاغذ وغیرہ ٹھیک کرتا رہتا تھا ایک دن رات کے وقت جب کہ قریباً سب مہمان کھانا کھانے سے فارغ ہو چکے تھے وہ مجھ سے کہنے لگے مدرسہ احمدیہ کے کمروں میں جا کر دیکھ آؤ کیا سب مہمان ٹھیک ٹھاک ہیں ان کو کھانا مل گیا ہے یا نہیں آیا سب آرام سے ہیں کسی کو کوئی تکلیف تو نہیں چنانچہ میں مدرسہ احمدیہ کے ایک کمرہ میں دروازہ پر جب پہنچا تو اس کا دروازہ ذرا سا کھلا تھا۔ ان دنوں جلسہ سالانہ کے دوران رضاکاروں کو رات کے وقت ایک دو بار چائے کی پیالی بھی مل جایا کرتی تھی۔

میں نے دیکھا

ایک رضاکار جب اپنی چائے کی پیالی لے کر کمرے میں آیا تو وہاں ایک مہمان بیمار پڑا تھا اسے غالباً لرزہ کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ اسے خیال آیا کہ یہ بچہ شاید مجھے بیمار دیکھ کر میرے لئے چائے لے کر آیا ہے چنانچہ میں اس وقت جب میں ذرا سا دروازہ کھول کر اندر جانے لگا۔ تو اس بیمار دوست نے پوچھا میرے لئے چائے لے کر آئے ہو؟ مجھے تو پتہ تھا یہ فلاں لڑکا ہے (جو اس وقت مجھ سے ذرا بڑا ہوگا) اور یہ اپنے لئے چائے لے کر آیا ہے۔ میں باہر کھڑا ہو گیا یہ دیکھنے کے لئے کہ اب اس کا ردِّ عمل کیا ظاہر ہوتا ہے میں نے دیکھا کہ ایک لمحہ کے لئے اس طفل نے یہ نہیں ظاہر ہونے دیا کہ وہ اپنے لئے چائے لے آیا ہے۔ وہ فوراً کہنے لگا ہاں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں آپ یہ چائے پئیں اس نے یہ بھی نہیں کہا کہ آپ کے لئے چائے لے کر آیا ہوں کیونکہ اس طرح غلط بیانی ہو جاتی۔

پس بظاہر یہ ایک معمولی سا واقعہ ہے۔ لیکن یہ معمولی سا واقعہ بھی بتا رہا ہے کہ جو ہمارے کم عمر احمدی بچے ہیں یا نوجوان اور بڑی عمر کے جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیاں دیتے ہیں اور جلسہ سالانہ کے کام رضاکارانہ طور پر کرتے ہیں ان کی ذہنیت کیا ہوتی ہے پچھلے سال چونکہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر

پولیس کا بھی بڑا انتظام تھا۔ ایک چھوٹا بچہ جو رات کو کھانا لے کر جا رہا تھا۔ اس سے ایک پولیس افسر نے علم حاصل کرنے کے لئے پوچھا بچے!

تمہیں اس کام کے کتنے پیسے ملتے ہیں تو وہ ہنس پڑا کہنے لگا تم پیسوں کی بات کرتے ہو میں ربوہ کا رہنے والا نہیں ہوں میں باہر سے آیا ہوں۔ اور بڑی سفارشیں کروا کے میں نے جلسہ کے کام کے لئے اپنی ڈیوٹی لگوائی ہے ورنہ باہر والوں کو عام طور پر نہیں لگاتے اور تم مجھ سے پوچھتے ہو کہ مجھے پیسے کتنے ملتے ہیں۔

ان دو باتوں کے بیان کرنے کا میرا مقصد یہ ہے کہ میں اس مضمون میں جلسہ سالانہ کے بارہ میں اپنے احمدی نوجوانوں، بچوں اور بڑی عمر والوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہر سال جلسہ اپنی وسعتوں کے ساتھ آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں بھی وسعت ہوتی ہے اور ذمہ داریوں میں بھی وسعت ہوتی ہے اس لئے نظامِ جلسہ کو ہر سال زیادہ افراد سے اور زیادہ تعداد میں کام کرنے والوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر جلسہ سالانہ کے نظام کو یہ شکوہ پیدا ہوتا ہے کہ بعض ماں باپ اپنے بچوں کو اس عظیم ثواب سے محروم ہوتا دیکھتے ہیں اور اسے برداشت کر لیتے ہیں وہ اس کو کیسے برداشت کر لیتے ہیں۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی یا تو وہ مجھے سمجھا دیں کہ یہ بھی برداشت کر لینے کی چیز ہے تو میں ان کو کچھ نہیں کہوں گا یا پھر اس ثواب سے فائدہ اٹھائیں کیونکہ خدا تعالیٰ ایک قوم کو گھر بیٹھے نفلی ثواب کے ایسے مواقع میسر کرے اور آپ ان مواقع سے فائدہ نہ اٹھائیں تو اس میں کوئی معقولیت مجھے تو نظر نہیں آتی اور

مجھے یقین ہے۔

کہ کسی صاحب فراست کو بھی اس میں معقولیت نظر نہیں آئے گی اس لئے اے میرے عزیز بچو!! اور جوانو! اور بڑی عمر والو! جلسہ سالانہ کے نظام میں تندہی سے کام کرو۔ یہ تمہارے لئے مفت کا ثواب ہے۔ میں نے بتایا ہے اور میرا یقین ہے کہ ہمارے کام تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتے ہیں اور اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں جو دنیا عام طور پر کر لیتی ہے ہماری زندگی کے تجربہ کا نچوڑ یہ ہے کہ مہدی معہود علیہ السلام کے کام تو خدا تعالیٰ کے فرشتے آ کر کرتے ہیں اور ثواب ہمیں مل جاتا ہے چونکہ فرشتے کام کرتے ہیں ان کے لئے جزا و سزا نہیں ان کی فطرت ہی ایسی ہے قرآن کریم نے فرشتوں کی تعریف ہی یہ کی ہے کہ حکم انہیں دیا جاتا ہے۔ وہ اسے بجا لاتے ہیں اس واسطے خدا تعالیٰ کی راہ میں جو اجتماعی کوششیں ہوتی ہیں اس میں بڑا حصہ فرشتوں کا ہوتا ہے مگر اس اجتماعی کوشش کا جو ثواب ہوتا ہے وہ چونکہ فرشتوں کو نہیں ملتا اس لئے اللہ تعالیٰ وہ ثواب بندوں کو دے دیتا ہے اور اس طرح دہ دس گنا۔ سو گنا بلکہ ہزار گنا ثواب میں شامل ہو جاتے ہیں ویسے تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے۔ فرشتے نہ بھی ہوتے تب بھی اگر اللہ چاہتا تو وہ اپنے بندوں کو ثواب دے سکتا ہے۔ لیکن اس نے ہمیں ثواب پہنچانے کا ایک ذریعہ بھی بنا دیا ہے پس نفلی ثواب کے اس قسم کے عظیم مواقع میسر آئیں جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد امتِ محمدیہ میں ایک گروہ کو اب پہلی دفعہ مل رہے ہیں اور وہ ان سے فائدہ نہ اٹھائیں تو ایسے لوگوں کو پتہ نہیں لوگ پاگل کہیں گے یا کیا کہیں گے مگر جو فرشتے آ کر کام کرتے ہیں وہ تو ضرور حیران ہونگے کہ آسمان سے ہماری ڈیوٹی لگ جاتی ہے مگر جن کے سپرد یہ کام ہے وہ اس سے غافل رہتے ہیں۔

دوسرے جلسہ سالانہ کے متعلق

ہمیشہ ہی یہ تحریک کرنی پڑتی ہے

کہ دوست نظامِ جلسہ کے ماتحت ٹھہرنے والے مہمانوں کے لئے اپنے مکانوں کا کوئی نہ کوئی حصہ فارغ کریں وَسِّعْ مَكَانَكَ کا ہمیں مستقل حکم ہے پچھلے سال تو میں نے بتایا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے وَسِّعْ مَكَانَكَ کی یاد دہانی بھی کرائی تھی جب سے جلسہ سالانہ شروع ہوا ہے یا جب سے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے ماننے والوں کو مرکز میں آنے کی توفیق ملی آپ کے زمانہ میں آپ سے ملنے کی یا مرکز میں آ کر اس قسم کے مرکزی اجتماعات سے استفادہ کرنے کی تو ہمیشہ ہی یہ دیکھنے میں آیا کہ باوجود اس کے کہ دوران سال مکانوں میں بڑی وسعتیں پیدا ہوتی ہیں پھر بھی مکان کم ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل ہے۔

جلسہ پر آنے والے اس جذبہ کے ساتھ آتے ہیں اور خدا کی رحمت اور اس کی برکتوں کے بغیر وہ جذبہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ ایک دفعہ کا واقعہ مجھے اب بھی یاد ہے۔ شروع شروع میں جب جامعہ نصرت کے میدان میں جلسہ ہوا کرتا تھا غالباً حضرت صاحب کی

افتتاحی تقریر کے بعد

مَیں باہر نکلا کیونکہ مَیں افسر جلسہ سالانہ تھا اور مجھے دوسری ڈیوٹیوں پر جانا تھا۔ ایک صاحب جن کو مَیں ذاتی طور پر جانتا تھا کہ وہ لکھ پتی تھے یا اس سے بھی زیادہ امیر تھے انہوں نے ہاتھ میں ایک بکس پکڑا ہوا تھا اور ساتھ اُن کی بیوی تھی۔ وہ اڈے کی طرف سے چلے آرہے تھے۔ مَیں سمجھ گیا کہ یہ تو ابھی پہنچے ہیں۔ مَیں نے اُن سے پوچھا آپ کے لئے رہائش کی کوئی جگہ مقرر ہے۔ کہنے لگے نہیں۔ اب جا کر تلاش کروں گا۔ مَیں نے سوچا کہ یہ اب کہاں سے تلاش کریں گے۔ جتنے دوستوں نے ہم سے رہائش گاہیں مانگیں تھیں، اس سے کم اہل ربوہ نے ہمیں دی ہیں۔ بہت سے دوستوں کو انکار کرنا پڑا ہے اس لئے اس وقت جبکہ جلسہ شروع ہو چکا ہے اُن کو کون رہائش گاہ دے گا۔ افسر مکانات تو ان کو کوئی رہائش گاہ نہیں دے سکیں گے۔ مَیں نے اُن سے کہا آیئے مَیں آپ کے لئے کوشش کرتا ہوں۔ مَیں اپنے گھروں میں ایک جگہ گیا۔ گھر والوں سے پوچھا کوئی کمرہ یا کوئی ڈریسنگ روم خالی ہو مگر پتہ لگا کوئی بھی خالی نہیں۔ پھر ہم دوسرے گھر میں گئے۔ حتیٰ کہ تیسرے گھر میں تلاش کرتے کرتے ایک جگہ

ایک چھوٹا سا غسل خانہ

ٹائپ کمرہ تھا۔ جس میں گھر والوں کی کچھ چیزیں پڑی ہوئی تھیں۔ مَیں نے کہا کیا یہ کمرہ آپ کے لئے ٹھیک ہے۔ کہنے لگے بڑا اچھا ہے۔ الحمد للہ۔ ہم اس میں بڑے آرام سے رہیں گے۔ مَیں نے وہ کمرہ خالی کروا دیا۔ دبّ کی ایک پنڈ منگوائی (ان دنوں بوچوں والی گھاس ہوا کرتی تھی یعنی دبّ جو بڑی چبھتی تھی) اور وہاں ڈلوا دی۔ اب دیکھو وہ دوست جو لاکھوں روپے کے مالک تھے اور ہر سال لاکھوں کماتے تھے وہ اس چھوٹے سے کمرے میں بڑے آرام سے رہنے لگے اور بڑے ممنون ہوئے۔ مہمانوں کی ممنونیت کا یہ اظہار یہاں کام کرنے والوں کی گردنیں جھکا دیتا ہے یہ سوچ کر کہ ہم نے ان کی کیا خدمت کی ہے جو اتنے ممنون ہو رہے ہیں۔ لیکن بہرحال جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے دونوں طرف سے ایسا جذبہ دیکھنے میں آتا ہے۔ جسے دنیا پہچان نہیں سکتی۔ پس اہل ربوہ کو چاہیئے کہ جتنے مکان بھی وہ دے سکتے ہوں یا مکانوں کے کوئی سے جو حصے دے سکتے ہوں، وہ دیں۔ بے شک ۸ × ۸ یا ۸ × ۶ کا کوئی کمرہ یا کوئی اسٹور جو بھی فارغ کر سکتے ہوں وہ اپنے مہمانوں کے علاوہ نظام سلسلہ کے ماتحت ٹھہرنے والے مہمانوں کے لئے فارغ کر دیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ احمدی خاندانوں کو اس سے سہولت بہم پہنچائی جا سکے۔ یہ صحیح ہے کہ

ربوہ کا ہر گھر

مہمانوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ کیونکہ جو کمزور احمدی ہے اُس کے بھی باہر سے کئی رشتہ دار آجاتے ہیں تو یہ کمزوری نہیں دکھاتا۔ اور یہ نہیں کہتا کہ جلسہ کے مہمان اس کے گھر نہ ٹھہریں۔ بلکہ بعض دفعہ تو اس سے الٹ ہو جاتا ہے۔ مَیں افسر جلسہ سالانہ تھا۔ ایک دفعہ مجھے یہ رپورٹ ملی کہ فلاں شخص کا اتنے × اتنے کا کمرہ ہے اور وہ سو آدمیوں کی روٹیوں لے کر گیا ہے۔ وہ آدمی بظاہر کمزور ہی تھا۔ مَیں نے کہا پتہ کرنا چاہیئے کہیں ضیاع تو نہیں ہو رہا ہے۔ چنانچہ جب مَیں نے چیک کروایا تو پتہ لگا کہ سَو سے بھی زیادہ آدمی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ خدا جانے اس کمرے میں وہ سَو آدمی کس طرح رہتے تھے۔ پس آنے والے بھی اور یہاں والے بھی بڑی قربانی کرتے ہیں۔ اس سے انکار نہیں۔ لیکن میں یہ چاہتا ہوں اور میرے دل میں یہ خواہش ہے کہ ربوہ کے دوست جتنی قربانی کرتے ہیں اُس سے زیادہ کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جتنے فضلوں کے وہ وارث ہوتے ہیں اُس سے زیادہ فضلوں کے وارث بنیں۔ یہ میری آپ کے لئے خواہش ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بڑی اچھی خواہش ہے اور

مَیں دُعا کرتا ہوں

اللہ تعالیٰ دوستوں کو میری اس خواہش کے پورا کرنے کی توفیق عطا کرے۔

جلسہ سالانہ کا جو نظام ہے، اُسے ہر سال پہلے سے بہتر ہونا چاہیئے اور ہے مگر کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کا علم تجربہ سکھاتا ہے۔ مثلاً جب مجھے پہلی دفعہ افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا تو مجھے تو پتہ نہیں تھا کہ دال کی دیگ کا نسخہ کیا ہے۔ یعنی ایک دیگ میں دال کتنی پڑتی ہے۔ اس میں کتنا نمک، کتنی ہلدی اور مرچ پڑتی ہے۔ کتنا مسالہ اور کتنا گھی پڑتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ اُس وقت اجناس کے جو افسر تھے اور کئی سال سے کام کرتے چلے آرہے تھے مَیں نے اُن سے پوچھا تم بتاؤ کہنے لگے مجھے تو پتہ نہیں۔ مَیں نے کہا پھر تم کیا کرتے ہو۔ کہنے لگے بس دیگیں پکانے والے جو چیزیں مانگتے ہیں وہ ہم دے دیتے ہیں۔ مَیں نے کہا یہ تو ٹھیک نہیں۔ چنانچہ مَیں نے قادیان لکھا۔ انہوں نے دیگوں کے نسخے بھجوائے تو ایک عجیب بات معلوم ہوئی کہ قادیان میں دال کی دیگ میں جتنا نمک پڑتا ہے، اتنی ہی دال جو ربوہ میں پکتی ہے اُس میں کم نمک پڑتا ہے۔ یہاں کا پانی نمکین ہے یا کیا بات ہے۔ بہرحال فرق ہے۔ اسی طرح مرچ وغیرہ میں بھی فرق نظر آیا۔ یہاں کے تجربے کے مطابق یہ سب کچھ ایک کتاب میں لکھوا دیا گیا۔ پھر مَیں نے اخبار میں اشتہار دینا شروع کیا اور یہ سلسلہ کئی سال تک جاری رہا۔ کہ جس دوست کے دماغ میں جو چیز آئے وہ ہمیں لکھ بھیجے وہ اعتراض نہیں ہوگا وہ مشورہ ہوگا اور افسر کا کام ہے کہ وہ مشورہ طلب کرے اور اس سے فائدہ اُٹھائے۔ کسی نے لکھا آپ جو چیز نیچے بچھاتے ہیں (دبّ) وہ بہت تکلیف دیتی ہے۔ دراصل اُن دنوں بوچوں والی گھاس کاٹ کر نیچے بچھا دیا کرتے تھے۔ کیونکہ اُس زمانے میں اس علاقے میں چاول کی فصل نہیں ہوتی تھی۔ یہ تو جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو آرام پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے زمین کو کہا یہاں چاول اُگاؤ ورنہ پہلے تو یہاں چاول نہیں ہوتا تھا۔ غرض کسی دوست نے لکھا کہ یہ تکلیف ہے۔ کسی نے لکھا وہ تکلیف ہے۔ کسی دوست نے مشورہ دیا کہ یہ انتظام ٹھیک ہونا چاہیئے۔ اور کسی نے کہا وہ انتظام ٹھیک ہونا چاہیئے۔ یہ سب مشورے بھی اُسی رجسٹر میں لکھے جاتے تھے جو بعد میں "لال کتاب" کے نام سے مشہور ہوگئی۔ پھر اسی کتاب میں Forecast کا طریقہ بھی درج کیا گیا اور وہ یہ تھا کہ پچھلے سال سے دس فیصد زیادہ مہمانوں کے لئے صبح و شام اتنی دیگیں زیادہ لگیں گے۔ اتنا آٹا زیادہ ہوگا۔ اتنا گوشت کا اندازہ ہے۔ اتنا گھی۔ اتنی دال۔ اتنا نمک اور اتنی مرچ زیادہ پڑے گی۔ غرض ایک ایک چیز کے اندازے جولائی۔ اگست اور ستمبر میں تیار ہو جاتے ہیں۔ اور پھر اس کے مطابق اشیاء خریدنی پڑتی ہیں)۔ اور یہ ایک بڑی اچھی چیز ہے جو تجربے سے حاصل ہوتی ہے۔ لیکن تجربے کا میدان ہر جلسہ پر کھلا ہوتا ہے۔ بلکہ مَیں تو کہتا ہوں ہر روز کھلا ہوتا ہے۔ انسان اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں علم حاصل کرتا ہے اپنے ماحول سے، اپنے گرد و پیش سے، اپنے دوستوں کے تجربات سے اور خود اپنے تجربات سے۔ پس جتنے مہمان پچھلے سال آئے تھے اس سال اس سے زیادہ مہمان آئیں گے۔ انشاء اللہ۔ اس لئے جلسہ کا انتظام پہلے سے بہتر ہونا چاہیئے۔

اسی طرح ہمیں اُمید ہے کہ ملکی انتظامیہ نے پچھلے سال جتنا انتظام کیا تھا۔ اس سال اُن کا انتظام پہلے سے بھی اچھا ہوگا۔ اُن کا ہمارے ساتھ تعاون اچھا ہوگا۔ ایک دوسرے کو آپس میں ہزار ضرورتیں پیش آتی ہیں۔ وہ بھی باہر سے آتے ہیں اُن کو ہزار تکلیفیں ہوتی ہیں۔ اُن کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اُن کو ہمارا خیال رکھنا چاہیئے۔ دونوں طرف سے بات چلتی ہے۔ لیکن بہرحال

ایک چیز تو واضح ہے

اور وہ یہ ہے کہ ہماری کسی سے لڑائی نہیں ہے۔ نہ ہمارے دل میں کسی کی دشمنی ہے۔ نہ ہمارے دل میں کسی کے لئے حقارت ہے نہ کسی کو ہم ذلیل سمجھتے ہیں۔ ہم ہر انسان کو انسانیت کے شرف کا مقام دینا چاہتے ہیں۔ اور اسی مقام پر اُسے کھڑا دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم ہر ایک کے ساتھ پیار کرتے ہیں۔ ہر ایک کو پیار کے ساتھ اُس صداقت کی طرف لانا چاہتے ہیں۔ جو ہمارے نزدیک صداقت ہے۔ اور یہ کوئی گناہ نہیں۔ ایک اچھی چیز جو مَیں اچھی چیز سمجھتا ہوں۔ اگر مَیں چاہوں کہ وہ دوسروں کے پاس بھی ہو تو یہ بات قابل اعتراض نہیں ہے یہ چیز ضرور قابل اعتراض بن جاتی ہے جو کہانیوں میں بیان کی جاتی ہے۔ کہتے ہیں ایک گیدڑ تھا یا شاید کوئی اور جانور تھا اُس کی دُم کٹ گئی تو اُس نے کہا یہ تو فضول چیز تھی۔ سارے ہی گیدڑوں کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنی دُمیں کٹوا دیں۔ ہم تو انسان

ہیں۔ خدا نے ہمیں انسان سے پیار کرنا سکھایا ہے۔ اور یہ بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے انسان کو سب سے بڑی نعمت ہی یہ عطا کی ہے کہ ایک ایسی جماعت پیدا کر دی گئی جو انسان سے انسان کی حیثیت سے پیار کرتی ہے۔ اُسے کسی سے کوئی دُشمنی نہیں۔ اور اُس سے بھی دُشمنی نہیں جو کسی غلط فہمی کی وجہ سے خود کو ہمارا دُشمن سمجھتا ہے۔ مَیں نے کئی دفعہ یہ کہا ہے اور یہ کہتے ہوئے مَیں کبھی تھکوں گا نہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اس وقت تک لوگ کہتے ہیں۔

ایک لاکھ بیس یا چوبیس ہزار انبیاء

گزرے ہیں۔ اور زمین پر انسانی زندگی کا بڑا لمبا زمانہ ہے جس میں پتہ نہیں کتنے آدم پیدا ہوئے ہیں۔ **مگر تاریخ نے کوئی ایک واقعہ بھی ریکارڈ نہیں کیا کہ پیار نے کبھی شکست کھائی ہو۔**

غرض میں بتا یہ رہا ہوں کہ میرے نزدیک اس زمانہ میں نوعِ انسانی پر خدا تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل یہ ہے کہ مہدی علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ نوعِ انسانی کا ایک حصّہ ایسا پیدا کر دیا گیا ہے جو ہر ایک سے پیار کرتا ہے اور کسی سے دُشمنی نہیں رکھتا۔ دُنیا میں یہ چیز جماعت احمدیہ کے باہر کہیں بھی نظر نہیں آئے گی۔ دُنیا میں بڑا فساد پیدا ہوا۔ اُن اقوام کی وجہ سے جو بڑی مہذب کہلاتی ہیں اور اپنے آپ کو تہذیب کی چوٹیوں پر پہنچی ہوئی سمجھتی ہیں مگر وہ بھی ایک دوسرے سے نفرت اور حقارت کا سلوک کر رہی ہیں۔ اور جو غریب ممالک ہیں اُن کے ساتھ کوئی پیار نہیں کرتا۔ چنانچہ بڑے بڑے مہذب اور مدار ممالک کی جتنی بھی پالیسیاں ہیں' وہ سب اپنے فائدہ کے لئے ہیں ہمارے پیار کے لئے نہیں۔ لیکن دنیا میں ایک ایسی جماعت ہے جو ہر ایک سے پیار کرتی ہے اور آدم سے لے کر اس وقت تک کوئی ایسا واقعہ تاریخ نے ریکارڈ نہیں کیا کہ پیار نے شکست کھائی ہو اور نفرت اور حقارت نے کامیابی حاصل کی ہو

آخر کار پیار کی جیت ہوتی ہے

اور مَیں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اب بھی آخر کار پیار ہی انشاء اللہ جیتے گا۔ مہدی علیہ السلام کے سپرد یہ کام ہوا ہے اس کے نتیجہ میں ساری دُنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے لگ جائے گی۔ اور پیار میں تڑپ کر آپ کی جھولی میں آگرے گی۔ اور خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے لگے گی۔ دُنیا آج اس واقعہ کو کتنا ہی اَن ہونا کیوں نہ سمجھے مگر ہونا یہی ہے۔ کیونکہ آسمانوں اور زمین کے خدا نے کہا ہے کہ یوں ہی ہوگا۔

پس جلسہ سالانہ کا جو نظام ہے اس کو مَیں کہتا ہوں ہماری روایات یہ ہیں کہ ہر جلسے پر نظامِ جلسہ پہلے جلسے کے نظامِ جلسہ سے بہتر ہوتا ہے۔ اس لئے وہ کوشش کریں دُعاؤں کے ساتھ اور تدبیر کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ ان کا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھاتا چلا جائے گا۔ اس سلسلہ میں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ ایک تو ہر ایک عمر کے رضا کار آگے آئیں۔ دُوسرے جن دوستوں کو خدا تعالیٰ نے سر چھپانے کو مکان دیئے ہیں وہ اپنے بھائیوں کے لئے جو اسلام کے نام پر اور قرآن کے نام پر یہاں آتے ہیں اور قرآن کی باتیں سُننے کے لئے یہاں جمع ہوتے ہیں' اُن کو سکھ پہنچانے کے لئے اپنے ہاں ٹھہرنے والے مہمانوں کے علاوہ مکان کا جتنا حصّہ بھی وہ نظامِ جلسہ کو دے سکتے ہوں ضرور دیں۔ تیسرے یہ کہ جلسہ کے جو منتظمین ہیں وہ اس بات کو یاد رکھیں کہ اُن کا

نظام پہلے سے بہتر ہونا چاہیئے

چوتھے ساری دُنیا کے احمدی یاد رکھیں کہ جہاں تک ہماری عقل و فراست کا تعلق ہے اور جہاں تک ہمارے دل اور رُوح کا تعلق ہے اور جہاں تک ہمارے عزم اور ارادہ کا تعلق ہے اور جہاں تک ہمارے توکّل علی اللہ اور حکومتِ وقت پر حُسنِ ظن کا تعلق ہے۔ جلسہ سالانہ انشاء اللہ اپنی تاریخوں میں ہوگا۔ پچھلے سال بھی ہمارے مخالفوں نے بڑا ہی پروپیگنڈا کیا تھا بعض جگہ یہ کہا کہ جلسہ نہیں ہوگا۔ بعض جگہ یہ مشہور کر دیا کہ عورتوں کو جلسہ میں شمولیت سے منع کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ جو ہدایت یہاں سے جاتی ہے اس کے متعلق دوستوں کو یہ علم ہونا چاہیئے کہ وہ یہاں سے جاتی ہے اور اس کے اندر تو کوئی اخفاء نہیں ہوتا۔ اس میں تو کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہوتی۔

پس جلسہ سالانہ کا جو عام طریق ہے اُسی کے مطابق اس سال بھی جلسہ ہوگا۔ اور ہمارا جو عام طریق ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر پورا توکّل کرتے ہوئے اس کے حضور عاجزانہ جُھکتے ہوئے ہر آن اُس کے حضور دُعائیں کرتے ہوئے ہمارا جلسہ سالانہ ہوتا ہے۔ اس لئے جماعت کو ابھی سے دُعائیں شروع کر دینی چاہئیں اللہ تعالیٰ ہمارے جلسے کو ہر اُس رنگ میں بابرکت کرے جس رنگ میں بابرکت ہونے کی دُعائیں اس جلسہ کے لئے حضرت مہدی علیہ السلام نے کی ہیں۔ غرض جب ہماری عاجزانہ دُعائیں حضرت مہدی علیہ السلام کی دُعاؤں کے ساتھ شامل ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ ہمارے کام میں برکت ڈال دے گا۔ اس لئے

دوست دُعائیں کرتے رہیں

تدبیر کرتے رہیں۔ حُسنِ ظن سے کام لیں۔ خدا تعالیٰ پر توکّل رکھیں اور جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی ابھی سے تیاری شروع کر دیں یہ چار پانچ دن کی بات ہے ہم نے دیکھا ہے۔ زمیندار احباب کو تو دو دن تک روٹی نہ ملے تب بھی گزارہ کر لیتے ہیں اور یہ

میری اپنی آنکھوں کا مشاہدہ ہے

لیکن یہاں تو بہرحال کئی ایک کو بڑی لذیذ روٹی مل جاتی ہے۔ کئی شاید سمجھتے ہوں کہ اتنی لذت نہیں ملتی جتنی اُن کی گھر کی روٹی میں ملتی ہے لیکن ہمیں تو بہت لذت آتی ہے۔ اب تو اللہ تعالیٰ نے مجھے دُوسری ذمہ داریوں میں باندھ دیا ہے۔ لیکن جب مَیں اس سے پہلے ان سے آزاد تھا اور آزادانہ باہر پھرا کرتا تھا۔ افسر جلسہ سالانہ کی حیثیت میں یا ویسے ہی تو سب سے زیادہ مزیدار روٹی جو مَیں نے عمر میں کھائی ہے وہ تازہ گرم گرم تنوری روٹی تھی۔ جو جلسہ سالانہ کے تنور سے نکلی اور مَیں نے بغیر سالن کے کھالی اور ساتھ پانی پی لیا۔ ایسے بہت سے کھانے بھی مَیں نے کھائے ہیں۔ اب بھی اس روٹی کی لذت دل میں سرور پیدا کرتی ہے۔ حالانکہ اس وقت نہ جلسہ ہو رہا ہے اور نہ وہ تنور چل رہا ہے۔ بہرحال دُعاؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جُھکتے ہوئے جلسہ پر آنے کی تیاری کریں۔ تکبّر کا کوئی رنگ اپنی زندگیوں میں پیدا نہ ہونے دیں اور پورے عزم اور ارادہ کے ساتھ جلسہ پر آنے کی اسی طرح تیاری کریں جس طرح دوست اپنے دوسرے نیکی کے کاموں کی تیاری کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرنے والا ہے اور اپنی رحمتوں سے نوازنے والا ہے اب وہ اپنے فضلوں اور رحمتوں سے ہمیں نوازے گا۔

انشاء اللہ العزیز ✣

اخبارِ قادیان

- مورخہ ۲ راماں (مارچ) کو مکرم محمد عباس خان صاحب لندن سے زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۳/۷۶ کو واپس تشریف لے گئے۔
- مورخہ ۵ راماں (مارچ) کو مسجد مبارک میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں اور اُن کی صداقت پر روشنی ڈالی۔
- مورخہ ۷ راماں (مارچ) کو مکرم محمد ابراہیم صاحب غالب کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نام محمد اسماعیل غالب تجویز کیا گیا ہے۔ احبابِ جماعت سے زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کے نیک' خادمِ دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔
- گزشتہ دنوں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ پونچھ کی اہلیہ صاحبہ نسوانی عوارض کے سبب بیمار ہوگئیں۔ بٹالہ سول ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ اب صحتیاب ہو کر قادیان آچکی ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں ✣

مسئلہ ختمِ نبوّت

اور

دیوبندی علماءِ کرام کیلئے لمحۂ فکریہ

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد دکن

جماعت احمدیہ پر جو بے بنیاد اتہام لگائے جاتے ہیں۔ اُن میں سے بدترین اور بے اصل اتہام یہ ہے کہ اس مقدس جماعت کو ختم نبوت کا منکر قرار دیا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کا لٹریچر زمین کے کناروں تک اس وقت متعدد زبانوں میں شائع ہو رہا ہے۔ اس کا ایک ایک ورق پڑھ جائیے۔ آپ کو کسی ایک مقام پر بھی ختم نبوت کا انکار دکھائی نہیں دے گا۔ بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں مقامات پر بڑے یقین اور وثوق کے ساتھ والہانہ انداز میں ختم نبوت پر اقرار اور اصرار آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

سُنّی علماء کرام کے نزدیک حضرت عیسٰی علیہ السلام جیسے ایک مستقل نبی اور رسول جن کی شریعت الگ، قبلہ دوسرا۔ اور وہ رسولاً الیٰ بنی اسرائیل، ان کے آنے سے ختم نبوت کی مہر نہیں ٹوٹتی۔ مگر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ، جن کا دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود اور "اُمّتی نبی" ہونے کا ہے اور جن کا دعویٰ ہے کہ مجھے یہ مقام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی سے ملا ہے اور جو شریعت اسلامیہ کے پورے پورے پابند ہیں، ان کے آنے سے ان سُنّی علماء کرام کے نزدیک ختم نبوت کی مہر ٹوٹ جاتی ہے۔ اور اسی طرح چودھویں صدی کے یہ علماء کرام ختم نبوت کے واحد ٹھیکیدار بن کر جماعت احمدیہ کو ختم نبوت کا منکر قرار دیتے ہیں۔ ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلیں

جہاں تک علماء دیوبند کے عقیدہ ختم نبوت کا تعلق ہے ان کے نزدیک کسی نبی کے "پیدا ہونے" سے خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہیں آتا۔

بانیٔ دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی فرماتے ہیں:-

"اگر بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

(تحذیر الناس صفحہ ۲۸)

ممدوح بانی دیوبند، جماعت احمدیہ کی طرح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے "خاتم النبیین" کے الفاظ بر مقامِ مدح یقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حاصل مطلب آیتِ کریمہ (ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین) اس صورت میں یہ ہوگا کہ ابوت معروفہ (جسمانی باپ ہونا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوت معنوی (روحانی باپ ہونا) اُمتیوں کی نسبت بھی۔ انبیاء کی نسبت بھی۔ اور انبیاء کی نسبت تو فقط آیت خاتم النبیین شاہد ہے۔ (تحذیر الناس ص ۱۰)

جماعت احمدیہ کا بھی یہی عقیدہ ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

دار العلوم دیوبند کے موجودہ مہتمم مولانا محمد طیب صاحب نے بھی اسی موضوع پر دو کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ "خاتم النبیین" اور "آفتاب نبوت"۔ ان کتب میں بھی موصوف نے حضرت بانی دیوبند کا ہی مسلک پیش کیا ہے۔ مولانا محمد طیب صاحب کی ان کتب کے اقتباسات کو "بدر" کے کالموں میں پیش کر کے جب ثابت کیا گیا کہ جماعت احمدیہ کے عقائد بھی مسئلہ ختم نبوت میں یہی ہیں تو "بدر" کا مذکورہ مضمون کسی غیر احمدی دوست نے ایڈیٹر تجلّی دیوبند جناب عامر عثمانی کے پاس جواب کے لئے بھجوا دیا۔ ایڈیٹر تجلّی نے احمدیت کے بدترین مخالف ہونے کے باوجود "بدر" کے مضمون کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور جواب دینے کی بجائے ہر ہر مقام پر اعتراف کر لیا کہ واقعۃً مہتمم صاحب کی ان دونوں کتب سے جماعت احمدیہ کے مسلک دربارہ ختم نبوت کی پوری پوری تائید ہوتی ہے۔ موصوف نے اس سلسلہ میں مارچ و اپریل ۱۹۷۴ء کے شمارہ تجلّی میں ایک طویل تبصرہ کا آغاز کرتے ہوئے لکھا:-

"حضرت مہتمم صاحب چونکہ ہمارے اپنے ہیں اور مسلمان بجا طور پر انہیں ایک بڑا عالم، نامور واعظ اور صلاح و تقویٰ کا حامل صحیح العقیدہ بزرگ تصور کرتے ہیں۔ اس لئے کسی بھی مسلمان کو از راہِ سادہ لوحی یا از راہِ کم علمی دھوکا لگ سکتا ہے کہ قادیانی مذہب برحق ہے۔"

(تجلّی صفحہ ۵۹)

اس کے بعد عامر عثمانی نے جناب مہتمم صاحب کی محولہ تحریروں میں سے ایک ایک کو پیش کر کے دلچسپ تبصرے کئے ہیں۔ اور اعترافِ حقیقت کیا ہے کہ واقعی ان تحریروں سے جماعت احمدیہ کے مسلک دربارہ ختم نبوت کی تائید ہوتی ہے ذیل میں وہ محولہ تحریریں اور تبصرے درج کئے جاتے ہیں:-

پہلا اقتباس

"اس سے واضح ہو گیا کہ ختم نبوت کے معنے قطع نبوت یا انقطاعِ رسالت کے نہیں کہ اب نبوت کی نعمت دُنیا میں باقی نہ رہی۔"

(خاتم النبیین ص ۷۱)

اس پر عامر عثمانی صاحب تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"اعتراف کرنا ہی پڑتا ہے کہ نبوت اور ختم نبوت کے سلسلہ میں حضرت مہتمم صاحب نے جو نکات بکھیرے ہیں وہ بہر حال مغالطہ انگیز اور غبار آلود ہیں"

(تجلّی ص ۶۱)

"یہ کہنا کہ ختم نبوت کے یہ معنے نہیں کہ اب نبوت کی نعمت دنیا میں باقی نہ رہی حیرت ناک ہے۔"

(تجلّی ص ۶۲)

"اس ادعا کو اگر قادیانی حضرات اپنے حق میں استعمال کریں تو انہیں الزام دینا مشکل ہوگا۔ کیونکہ حضرت مہتمم صاحب کی بات واقعۃً ان کے حق میں جاتی ہے"

(ایضاً)

دوسرا اقتباس

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت ہوا۔ اور اس کے معنے بھی واضح ہو گئے کہ نبوت اور کمالات نبوت آپ پر پہنچ کر ختم ہو گئے۔ اور آپ ہی کمالات، علم و عمل کے منتہا ہوئے تو اصولِ مذکورہ کی رُو سے آپ ہی کو ان کمالات بشری کا مبداء اور سرچشمہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ آپ ہی سے ان کمالات کا افتتاح اور آغاز بھی ہوا اور جسے بھی نبوت یا کمالات نبوت کا کوئی شمہ ملا وہ آپ ہی کے واسطہ اور فیض سے ملا ہے۔"

(خاتم النبیین ص ۹)

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے عامر صاحب تحریر کرتے ہیں:-

"ہم اقرار کریں گے کہ اس اصول سے متفق ہونے کے لئے ہمیں علم و منطق کے دفتر میں کوئی بھی معقول وجہ نہیں مل سکی۔"

(تجلّی ص ۶۵)

"پھر آخری فقرے میں تو غضب ہی کر دیا گیا۔ "اور جسے بھی نبوت یا کمالات نبوت کا کوئی شمہ ملا وہ آپ ہی کے واسطہ اور فیض سے ملا ہے۔" (ص ۶۶)

تیسرا اقتباس

"ختم نبوت خود ہی نفس نبوت سے ممتاز اور افضل ہے کہ سرچشمۂ نبوات ہے۔" (خاتم النبیین ص ۹۱)

تبصرہ:-

"اس میں حضورؐ کی ختم نبوت کو سرچشمۂ نبوات کہا گیا ہے۔ جب ختم نبوت بھی سرچشمۂ نبوات ٹھہرا تو قادیانیوں کا یہ استنباط بے جا نہیں کہا جا سکتا کہ ابھی انبیاء کی گنجائش موجود ہے۔" (تجلّی ص ۶۸)

چوتھا اقتباس

"سب جانتے ہیں کہ اس ایمانی حرارت اور گرمیٔ عشق خداوندی کے سرچشمے انبیاء علیہم السلام ہیں۔ اور ان کی ایمانی گرمی کا واحد سرچشمہ ذاتِ بابرکات نبویؐ ہے۔ کیونکہ آپ خاتم النبوۃ ہیں۔ جس کے فیض سے انبیاء دائم کو روحانی حرارت ملی ہے۔ پس اور انبیاء اگر نجوم نبوت ہیں تو آپؐ آفتاب نبوت ہیں۔ اس لئے اگلوں اور پچھلوں کی ایمانی آب و تاب اور روشنی کا سرچشمہ آفتاب نبوت ہے۔" (آفتاب نبوت ص ۱۴۴)

اس پر عامر صاحب کی تنقید ملاحظہ ہو:-

"اس پر کچھ زیادہ کہنا غیر ضروری ہوگا۔ کہ اوپر کی گفتگو اس کا احاطہ کر چکی ہے .... یہ دعوے دلیل سے محروم اور عقل و منطق کی پشت پناہی سے عاری ہیں۔ کہ پچھلے تمام انبیاء

کی حرارتِ ایمانی اور گرمیٔ عشقِ آخری نبی کی رہینِ منت ہو۔"
(تجلی صفحہ ۶۹)

پانچواں اقتباس

"آپ کا اصل امتیازی وصف یہ ہے کہ آپ نورِ نبوت میں سب انبیاء کے مُربّی ان کے حق میں مصدرِ فیض اور ان کے انوارِ کمال کی اصل ہیں۔ اس لئے اصل میں نبی آپ ہیں اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اصل سے نہیں بلکہ آپؐ کے فیض سے نبی ہوئے ہیں۔"
(آفتاب نبوت صفحہ ۱۰۸)

اس پر عامر صاحب کی تنقید ملاحظہ ہو:-
" یہ بات ہم نہیں چھپائیں گے کہ حضور کے لئے یہ طرزِ نعت اختیار کرنے والے حضرت مہتمم صاحب پہلے آدمی نہیں ہیں۔ بلکہ بعض سلف کے یہاں بھی اس طرح کی چیزیں ملتی ملتی ہیں۔ حتیٰ کہ علامہ شبیر احمد عثمانی جیسے نامور مفسرِ قرآن نے خاتم النبیین کے حاشیہ میں یہ الفاظ لکھیں ہیں"
(تجلی صفحہ ۸۶)

اس مقام پر راقم کا سوال ہے کہ اگر حقیقت یہ ہے جو عامر صاحب نے بیان کی ہے تو چودہویں صدی کے علماء، مہتمم صاحب اور سلف صالحین اور عامر صاحب کے چچا علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی کو کافر اور غیر مسلم کیوں قرار نہیں دیتے۔ اور صرف جماعتِ احمدیہ کی ہی کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ ؎
پہنچی وہاں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔

عامر صاحب فرماتے ہیں:-
" ایک عجیب تریات یہ ہے کہ حضرت مہتمم صاحب تمام انبیاء کو حضور کا طفیلی نبی قرار دیتے ہوئے یہ تک دعویٰ کر رہے ہیں کہ حضور کا اصل امتیازی وصف یہی ہے۔"
(صفحہ ۸۷)

حقیقت یہ ہے کہ جناب مہتمم صاحب کے جدِ امجد حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحؒ بانیٔ دیوبند ان سب باتوں کو اپنی تصنیف تحذیر الناس میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرما چکے ہیں۔ مہتمم صاحب نے تو صرف ممدوح کی خوشہ چینی کی ہے۔

ممدوح نانوتوی صاحب رحؒ فرماتے ہیں:-
" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں۔ اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض۔ اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے۔ مگر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔ اس طرح سلسلہ نبوت ختم ہو جاتا ہے بالغرض جیسے آپ نبی اللہ ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء بھی۔" (تحذیر الناس صفحہ ۴)

پس اگر مہتمم صاحب کی تحریریں جماعتِ احمدیہ کے مسلک کی موید ہیں تو اس سے بڑھ کر بانیٔ دیوبند کی تحریریں جماعتِ احمدیہ کے مسلکِ ختمِ نبوت کی تائید کر رہی ہیں! اے علماء دیوبند این المفر!!

چھٹا اقتباس

" حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخش بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آ گیا۔ نبی ہو گیا"
(آفتاب نبوت صفحہ ۱۰۹)

اس پر عامر صاحب کی تنقید ملاحظہ ہو:-
" قادیانیوں کو اس سے یہ استدلال بھی ملا کہ روحِ محمدی تو بہرحال فنا نہ ہوئی وہ آج بھی کہیں نہ کہیں موجود ہی ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ پہلے اس سے ہزاروں انسانوں کو نبوت بخشی تو اب نہ بخشے۔ اب بھی ایسے بندے پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں جو استعدادِ نبوت کے حامل ہوں۔ لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی نے ہی کیا قصور کیا ہے کہ روحِ محمدی اسے نبوت بخشنے میں بخل کرے۔ اس میں تو بلا کی استعداد موجود تھی۔ اور وہ تو خیر سے مہدی موعود ٹھہرے"
(تجلی صفحہ ۸۷)

" مُہر کو مُہر والا بنا دینا ایک سنگین جرم ہے جس کا ارتکاب اگر عامر عثمانی کا باپ دادا یا چچا ماموں بھی کرے تو اس کی سنگینی میں فرق نہیں آتا۔ یہ ہم نے اس لئے کہا کہ بعض محققین کا خیال نقل کرتے ہوئے، ہمارے عمِ محترم علامہ شبیر احمد عثمانی نوراللہ مرقدہٗ نے یہ فقرہ بھی حوالہ قلم فرما دیا ہے:-
" جن کو نبوت ملی ہے آپ ہی کی مہر لگ کر ملی ہے۔" یہ خیال چاہے صرف بعض محققین کا ہو یا عمِ محترم بھی اس سے متفق ہو گئے ہوں، ہم ہر حال میں اس سے اختلاف کریں گے .... حضرت مہتمم صاحب حضور کو "نبوت بخش" کہا تھا۔ مرزا صاحب "نبی تراش" کہہ رہے ہیں۔ حرفوں کا فرق ہے۔ معنوں کا نہیں"
(تجلی صفحہ ۸۸)

جناب عامر عثمانی صاحب سابق ایڈیٹر تجلی دیوبند، جماعتِ احمدیہ کے بدترین مخالف تھے۔ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ اب ان کا معاملہ خدا سے ہے۔ اس اعتبار سے ان کے یہ تبصرے بڑی وقعت رکھتے ہیں کہ الفضل ما شھدت بہ الاعداء۔ فضیلت وہ ہوتی ہے جس کی گواہی دشمن بھی دے۔ موصوف نے جناب مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند کی محولہ تحریروں کو جماعتِ احمدیہ کے مسلکِ ختمِ نبوت کا موید تسلیم کیا ہے۔ اور جیسا کہ پہلے وضاحت کی جا چکی ہے مہتمم صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ بانیٔ دیوبند سے ہی لے کر لکھا ہے۔ لہٰذا علماء دیوبند مسئلہ ختمِ نبوت میں انصاف کے ترازو پر موجود ہیں اور دیکھے جا سکتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں بقول عامر صاحب بعض سلفِ صالحین اور محققین اور خود عامر صاحب کے چچا محترم جناب شبیر احمد عثمانی بھی جماعتِ احمدیہ کے مسلکِ ختمِ نبوت کے موید ہیں۔ ؎
نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

جناب عامر عثمانی نے ایک اور بات بھی لکھی ہے جو ہم آخر میں درج کر دیتے ہیں:-
" حضرت مہتمم صاحب کی جن دو کتابوں سے مضمون میں اقتباسات دیئے گئے ہیں۔ انہیں علمائے حق کے کسی بھی حلقے میں پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا۔ (گویا عامر صاحب اور ان کے ہمنواؤں کے نزدیک مہتمم دیوبند، بانیٔ دیوبند، علمائے اہلِ سنّت اور عامر صاحب کے اپنے چچا مولانا شبیر احمد عثمانی، علمائے ناحق میں شامل) ہمیں یاد ہے کہ "آفتاب نبوت" کے بعض مندرجات پر ہم نے بھی تجلی میں احتجاج کیا تھا.... اوّلاً انہیں خود مہتمم صاحب کے صاحبزادے نے اپنے مکتبہ سے دیوبند ہی میں شائع کیا تھا۔ ان پر مختلف اہلِ علم کی طرف سے لے دے ہوئی۔ اور اس کے نتیجہ میں شاید حضرت مہتمم صاحب اور ان کے صاحبزادے نے بھی محسوس کر لیا۔ کہ قلم نے کچھ گڑبڑ کر دی ہے چنانچہ انہیں تقریباً دفن ہی کر دیا گیا... واحد سچائی یہ ہے کہ ان کتابوں میں جو کچھ بھی لکھا گیا۔ اس سے احمدیت کی تائید مقصود نہیں تھی۔"
(تجلی صفحہ ۸۸)

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ احمدیت کی تائید مقصود نہیں تھی۔ مگر تائیدِ احمدیت تو عامر صاحب کی تنقید و تبصرہ میں بھی مقصود نہ تھی لیکن جیسا کہ اوپر وضاحت کی جا چکی ہے ان دونوں عامر و مہتمم صاحب کی تحریروں سے تائید تو کھلے بندوں ہو رہی ہے۔ جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ حق بر زبان جاری۔ ؎
دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

مسئلہ ختمِ نبوت کو سُنّی علماء کرام بنیادی اہمیت دیتے ہیں۔ کیونکہ اسی بنیاد پر یہ لوگ جماعتِ احمدیہ کو کافر اور غیر مسلم قرار دے رہے ہیں اب جبکہ دیوبندی علماء کرام کی تحریروں سے ہی ثابت ہو گیا کہ سلفِ صالحین اور محققین اور علماء دیوبند کے نزدیک بھی ختمِ نبوت کے وہی معنے ہیں جو جماعتِ احمدیہ پیش کر رہی ہے اور ان کی تحریروں سے تائید مقصود نہ ہونے کے باوجود احمدیت کی تائید ہو رہی ہے تو اس سے بڑھ کر اور کونسا نشان یہ چودہویں صدی کے علماء دیوبند دیکھنا چاہتے ہیں۔؟

بہرحال مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کو اپنی پوزیشن اس نہایت اہم معاملہ میں صاف کرنا چاہیئے۔ اگر موصوف نے بقول عامر تھا اپنی دونوں تصنیفات "خاتم النبیین" اور "آفتاب نبوت" کے مندرجات سے رجوع کر لیا ہے تو اعلان کر دیں اور موصوف کے اس اعلان کے بعد تو دیوبند کی بنیادیں ہی لرز جائیں گی۔ کیونکہ مہتمم صاحب نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ بانیٔ دیوبند سے ہی لے کر پیش کیا ہے۔ اور اگر مہتمم صاحب اپنی ۲ مذکورہ تحریروں پر قائم ہیں تو علماء دیوبند کے لئے مسئلہ ختمِ نبوت حل ہو چکا ہے اور اس مسئلہ کے حل ہو جانے کے بعد ان علماء دیوبند کو احمدیت قبول کرنے میں کوئی دشواری باقی نہیں رہی ہے۔ ؎
تشنہ بیٹھے ہو کنارے جُوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

اِعلانِ نکاح

مورخہ ۲۰ پ ۱۹ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں بعد ... مکرم محمد یونس صاحب آف امروہہ کے نکاح کا اعلان، مکرمہ اقلیم پروین صاحبہ بنت مکرم سید محمد حسین صاحب ساکن خانپور ملکی کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپے حق مہر فرمایا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: مظفر احمد ظفر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے مصلح موعود کا کامیاب انعقاد

۱۔ جماعتِ احمدیہ بمبئی

مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۷۶ء بعد نماز عصر "الحق" بلڈنگ بمبئی میں زیر صدارت مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ بمبئی جلسہ مصلح موعود کا انعقاد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر اجلاس نے "مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کی اہمیت اور اس کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مکرم سید شہاب احمد صاحب ایم۔اے آف رانچی نے حضرت مصلح موعودؓ کے عہد میں نظام خلافت کے استحکام کا ذکر فرمایا۔ بعدہٗ مکرم پی عبدالحمید صاحب مالاباری نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا۔ ان کے بعد مکرم بشیر احمد خان صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے انقلابی دور کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے کارہائے نمایاں بیان کئے۔ بعدہٗ مکرم یوسف علی صاحب عرفانی نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے واقعات بیان فرمائے۔

آخر میں خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے اس نشانِ رحمت کی عظمت بیان کی۔ بعد دُعا یہ جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار۔ شریف احمد امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

۲۔ جماعتِ احمدیہ مدراس

مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۷۶ء بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعتِ احمدیہ مدراس جلسہ مصلح موعود کا انعقاد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر جلسہ نے جلسہ کے انعقاد کی غرض و غائیت پر روشنی ڈالی۔

بعد ازاں پہلی تقریر مکرم منصور احمد صاحب نے پیشگوئی کا پس منظر بیان کیا۔ دوسری تقریر مکرم رفیع احمد صاحب نے انگریزی زبان میں کی اور حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم روحانی انقلاب کا ذکر کیا۔ تیسرے نمبر پر عزیز رفیق احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے متن کا تامل میں ترجمہ سنایا۔ اس کے بعد مکرم میران شاہ صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ایک سنگِ میل ثابت کرتے ہوئے ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

آخر میں خاکسار نے پہلے اُردو میں اور پھر تامل زبان میں تقریر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں کتبِ سابقہ میں مذکورہ پیشگوئی کو بیان کیا اور پیشگوئی مصلح موعود میں بیان فرمودہ چند ایک علامات کا بالتفصیل ذکر کیا۔ جلسہ کے اختتام پر مکرم علی محی الدین صاحب کی طرف سے ... چائے سے تواضع کی گئی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

۳۔ جماعتِ احمدیہ کلکتہ

کلکتہ کی جماعت نے مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۷۶ء کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم جناب الحاج محمد شمس الدین صاحب جلسہ مصلح موعود منایا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم عبدالمجید صاحب شکر نے بنگالی زبان اور مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب نے اُردو میں مصلح موعود کی پیشگوئی پر اظہار خیال کیا۔

ازاں بعد مکرم جناب منیر احمد صاحب بانی نے جلسہ مصلح موعود کی غرض و غائیت بیان کرتے ہوئے آپؓ کے ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ بعدہٗ خاکسار نے بنگالی زبان میں مصلح موعود کے ظہور کے متعلق دلائل بیان کئے اور خاکسار کے بعد مکرم رمضان علی صاحب اور مکرم نورالدین صاحب غالب نے تقاریر فرمائیں۔ آخر میں صدرِ اجلاس نے حضرت مصلح موعودؓ کے بعض کارہائے نمایاں بیان فرمائے۔ دُعا کے ساتھ یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ ماسٹر مشرق علی سیکرٹری تبلیغ کلکتہ

۴۔ جماعتِ احمدیہ حیدرآباد

۲۲ فروری ۱۹۷۶ء کو مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی صدارت میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم خواجہ عبدالحمید صاحب انصاری نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے پیشگوئی مصلح موعود کو عظیم الشان نشانِ رحمت ثابت کیا۔

ازاں بعد مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نے "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے عنوان پر مفصل تقریر فرمائی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس سی کی تھی آپ نے سیرت مصلح موعودؓ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے متعدد ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

آخر میں صدرِ اجلاس نے اپنا محاسبہ کرنے اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ اس مبارک تقریب کے اختتام پر مکرم احمد حسین صاحب جنرل سیکرٹری کی طرف سے حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار۔ محمد صادق سیکرٹری تبلیغ

۵۔ جماعتِ احمدیہ سکندرآباد

مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۷۶ء کو بمقام مسجد احمدیہ الٰہ دین بلڈنگ سکندرآباد بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سکندرآباد نے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مکرم ذکی اللہ صاحب نے "وہ سمجھ زہین و فہیم ہوگا" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ بعدہٗ خاکسار نے اخبار بدر سے ایک مضمون "زندہ باد سیدنا محمود المصلح الموعود" پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں محترم الحاج سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود میں بیان فرمودہ بعض علامات سے متعلق اخبار بدر کا ایک مضمون سنانے کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کے تعلق سے اپنے بعض ذاتی واقعات بیان فرمائے۔

اس کے بعد اطفال کا مختصر پروگرام ہوا۔ جس میں تلاوت کے بعد عزیز سلطان احمد الٰہ دین نے پیشگوئی کا متن زبانی سنایا پھر عزیز داؤد احمد الٰہ دین اور سلیم احمد نے مل کر ایک نظم سُنائی اور عزیز انیس احمد نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کا ایک ایمان افروز واقعہ سُنایا بعدہٗ عزیز رشید احمد نے نظم پڑھی۔

آخر میں مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نے پیشگوئی میں بیان فرمودہ بعض علامات پر تفصیل سے روشنی ڈالی جلسہ کے اختتام پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

خاکسار۔ بشیر الدین الٰہ دین سیکرٹری تعلیم و تربیت

۶۔ جماعتِ احمدیہ یادگیر

مورخہ ۲۰ فروری بعد نماز مغرب زیر صدارت محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر جلسہ مصلح موعود کا انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم نذیر احمد صاحب ہودری نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کر سُنایا۔ بعدہٗ مکرم احمد حسین صاحب سعیدی نے الہامی الفاظ "نور آتا ہے نور" پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ ازاں بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔

آخر میں صدر جلسہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے عظیم کارناموں کا ذکر فرماتے ہوئے بعض روح پرور اقتباسات سُنائے۔

خاکسار۔ مظفر احمد فضل مبلغ ہبلی نزیل یادگیر

۷۔ جماعتِ احمدیہ بنگلور

مورخہ ۲۲ فروری کو زیر صدارت مکرم محمد صبغت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم جی۔ ایم عنایت اللہ صاحب نے "مصلح موعود اور علامہ اقبال" کے عنوان پر تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم مرزا عبدالرحمٰن بیگ صاحب نے کی اور بتایا کہ کس طرح حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوا۔ ازاں بعد مکرم بی۔ ایم داؤد احمد صاحب نے مکرم ثاقب زیروی صاحب کی نعت ترنم سے سُنائی۔

تیسرے نمبر پر مکرم سید عبدالحفیظ صاحب دکنی نے تقریر فرمائی اور وقت کی پابندی کی طرف توجہ دلائی۔ چوتھے نمبر پر مکرم بی۔ ایم نثار احمد صاحب نے پیشگوئی کا متن سُنانے کے بعد مصلح موعود کے ظہور کے متعلق دلائل بیان کئے۔ اس اجلاس کی پانچویں تقریر عزیز محمد سمیع اللہ صاحب نے کی اور غیر مبائعین کے فتنہ اور حضرت مصلح موعودؓ کے کارناموں کا ذکر کیا۔

ازاں بعد صدرِ اجلاس نے پیشگوئی مصلح موعود کا تفصیلی جائزہ لیا۔ آخر میں خاکسار نے اس عظیم الشان پیشگوئی کی اہمیت و عظمت پر روشنی ڈالی۔

جلسہ کے اختتام پر مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے حاضرین کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

خاکسار۔ بشیر احمد سیکرٹری تبلیغ

۸۔ جماعتِ احمدیہ شیموگہ

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۷۶ء بعد نماز جمعہ زیر صدارت مکرم سید مدار صاحب صدر جماعت احمدیہ شیموگہ جلسہ مصلح موعود کا انعقاد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم شیخ محمود صاحب نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سُنایا۔ بعد ازاں مکرم مسعود احمد صاحب نے ایک مضمون بعنوان "سیدنا حضرت مصلح موعودؓ زندہ باد" پڑھ کر سنایا ان کے بعد مکرم محمد عثمان صاحب نے ایک مضمون بعنوان "خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا" پڑھکر سُنایا۔ آپ کے بعد مکرم منصور احمد صاحب نے "قومیں اس سے برکت پائیں گی" کے موضوع پر ایک مضمون پڑھکر سُنایا۔

آخر میں خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کے کارناموں پر مفصّل روشنی ڈالی۔ جلسہ کے اختتام پر مکرم شیخ محمود صاحب کی طرف،

سے حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی - جزاہم اللہ احسن الجزاء -

خاکسار - فیض احمد مبلغ جماعت احمدیہ شیموگہ

۹- جماعت احمدیہ کیرنگ و نرگاؤں

مورخہ ۲۲ر فروری ۷۶ء کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ کیرنگ میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا - تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے پیشگوئی کا متن سنا کر اس کا پس منظر بیان کیا - ازاں بعد مکرم عبد الحق صاحب معلم رانچی نے تقریر کی - بعدہ مکرم فضل الرحمٰن صاحب نے اپنی ایک نظم سنائی

آخر میں خاکسار نے پیشگوئی میں بیان فرمودہ متعدد علامات پر تفصیل سے روشنی ڈالی -

اسی طرح جماعت احمدیہ نرگاؤں میں مورخہ ۲۰ر فروری کو مکرم مولوی فضل عمر صاحب کی صدارت میں جلسہ مصلح موعود کا انعقاد عمل میں آیا - تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے پیشگوئی کا پس منظر بیان کیا ازاں بعد مکرم عبد الحق صاحب معلم اور مکرم رشید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگڑہ اور مکرم شمس الحق خان صاحب معلم نے پیشگوئی مصلح موعود میں بیان فرمودہ علامات پر تقاریر فرمائیں - آخر میں صدر اجلاس نے حضرت مصلح موعودؓ کے کارناموں پر روشنی ڈالی اور بعد دعا یہ جلسہ برخواست ہوا -

خاکسار - عبد الحلیم مبلغ جماعت احمدیہ کیرنگ

۱۰- جماعت احمدیہ سونگڑہ

مورخہ ۲۰ر فروری کو مکرم بشارت احمد صاحب صدر جماعت سونگڑہ کے مکان پر جلسہ مصلح موعود کا انعقاد ہوا - جس میں غیر احمدی و غیر مسلم حضرات کو بھی مدعو کیا گیا - تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی روشنی ڈالی - جلسہ کے اختتام پر صدر صاحب کی طرف سے حاضرین کی شیرینی اور چائے سے تواضع کی گئی -

خاکسار - محمد یوسف زبیری بھکشو

۱۱- جماعت احمدیہ پونچھ

مورخہ ۲۰ر فروری بعد نماز عشاء احمدیہ مسجد میں جلسہ مصلح موعود مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس کی صدارت میں منعقد ہوا - تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کر سنایا - ازاں بعد مکرم مختار احمد صاحب اختر نے "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے عنوان پر اور مکرم داؤد احمد صاحب تبسم نے "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا" کے عنوان پر تقاریر کیں -

آخر میں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے مجموعی طور پر پیشگوئی کے کئی ایک پہلوؤں پر تفصیلی [illegible] ڈالی - بعد

دعا یہ جلسہ برخواست ہوا -

خاکسار - منور احمد تنویر

۱۲- جماعت احمدیہ بھدرواہ

مورخہ ۲۰ر فروری ۷۶ء کو بمقام مسجد احمدیہ بعد نماز مغرب مکرم خان عبد الرحمٰن خان صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ کی صدارت میں جلسہ مصلح موعود کا انعقاد عمل میں آیا - تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا -

ابدءً پہلی تقریر مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے کارناموں پر کی - دوسری تقریر خاکسار کی تھی - خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اس کی اہمیت و غرض و غایت پر تفصیلی روشنی ڈالی - آخر میں دعا کے ساتھ یہ جلسہ برخواست ہوا -

خاکسار - عبد الرشید ضیاء مبلغ بھدرواہ

۱۳- لجنہ اماء اللہ قادیان

مورخہ ۲۱ر فروری ۷۶ء کو محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی صدارت میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا - تلاوت و نظم کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی - ازاں بعد محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا -

بعد ازاں عزیزہ امۃ الرفیق صاحبہ، عزیزہ امۃ الرشید صاحبہ سندھی، عزیزہ جمیلہ سلطانہ صاحبہ، عزیزہ نصرت سلطانہ صاحبہ، عزیزہ امۃ النصیر سلطانہ صاحبہ، عزیزہ فریدہ عفت اور صدیقہ قمیرہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں -

آخر میں اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا -

خاکسارہ - بشریٰ صادقہ چیمہ

۱۴- لجنہ اماء اللہ بھدرواہ

مورخہ ۲۰ر فروری کو بعد نماز جمعہ مکرم صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ کی زیر صدارت جلسہ مصلح موعود کا انعقاد عمل میں آیا - تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ مصلح موعود کی غرض و غایت بیان کی ازاں بعد عزیزہ زرینہ بانو صاحبہ نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا - اس کے بعد مکرمہ پروین بانو صاحبہ نے پیشگوئی کا پس منظر بیان کیا -

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرمہ سلیمہ بانو صاحبہ نے "اولوالعزم مصلح موعودؓ" کے عنوان پر کی - آخر میں صدر اجلاس نے لجنہ کو بعض نصائح فرمائیں اور بعد دعا یہ اجلاس برخواست ہوا -

خاکسارہ - عبد الرشید ضیاء مبلغ بھدرواہ

۱۵- لجنہ اماء اللہ سونگڑہ

مورخہ ۲۲ر فروری کو جلسہ مصلح موعود کا انعقاد عمل میں آیا - تلاوت و نظم کے بعد ہماری درخواست پر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زبیری بھکشو نے ایک تربیتی تقریر فرمائی اور حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے بہنوں کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی -

خاکسارہ - صدر لجنہ اماء اللہ سونگڑہ

۱۶- جماعت احمدیہ ناصر آباد

مورخہ ۲۰ر فروری ۷۶ء کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں زیر صدارت مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا - تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر بیان کیا - ازاں بعد مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب منصور نے تقریر کی اور حضرت مصلح موعودؓ کے کارناموں پر روشنی ڈالی -

آخر میں صدر جلسہ نے حضرت شاہ نعمت اللہ صاحبؒ کی پیشگوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا متن پڑھ کر اس کی وضاحت فرمائی - اس جلسہ میں بعض غیر احمدی احباب بھی شریک ہوئے -

خاکسار - شیخ حمید اللہ مبلغ ناصر آباد

۱۷- جماعت احمدیہ اوڈکور

مورخہ ۲۲ر فروری کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم عبد التمیز صاحب صدر جماعت احمدیہ اوڈکور جلسہ مصلح موعود کا انعقاد عمل میں آیا - تلاوت اور نظم کے بعد صدر محترم نے مختصر طور پر جلسہ مصلح موعود کی غرض و غایت بیان کی - ازاں بعد مکرم عبد اللطیف صاحب فاضل نے پیشگوئی مصلح موعود کے چند ایک پہلوؤں پر روشنی ڈالی - دوسری تقریر خاکسار کی تھی - خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر پر تفصیلی روشنی ڈالی - آخر میں صدر محترم نے بعض ضروری امور کی طرف احباب کو توجہ دلائی اور بعد دعا یہ جلسہ برخواست ہوا -

خاکسار - ظفر اللہ سعیدی معلم وقف جدید اوڈکور

۱۸- جماعت احمدیہ اڑکہ پٹنہ

مورخہ ۲۱ر فروری کو بعد نماز مغرب خاکسار کی صدارت میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا - تلاوت و نظم کے بعد سیکے بعد دیگرے مکرم چھکو خان صاحب سیکریٹری تبلیغ، مکرم اسرائیل محمد صاحب، مکرم وسیم احمد خان صاحب اور مکرم رحمت خان صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی -

آخر میں خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کے کارناموں پر تفصیلی روشنی ڈالی - بعد دعا یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا -

خاکسار - سید مبشر الدین احمد معلم اڑکہ پٹنہ

۱۹- لجنہ اماء اللہ سکندر آباد

الحمد للہ کہ لجنہ اماء اللہ سکندر آباد کو احسن رنگ میں جلسہ یوم مصلح موعود مورخہ [illegible] ۷۶ء منانے کی توفیق ملی - تلاوت و نظم کے بعد مندرجہ ذیل عنوانات پر بہنوں نے تقریریں کی -

محترمہ نصرت [illegible] الدین صاحبہ نے متن پیشگوئی مصلح موعودؓ پڑھ کر سنایا - محترمہ فرحت الدین صاحبہ نے بعنوان "حسن و احسان میں تیرا نظیر" تقریر کی - محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ نے "مصلح موعودؓ کی پیاری یاد" کے عنوان پر تقریر کی - عزیزہ امۃ الکریم کوثر نے "ربوہ کی تعمیر" کے عنوان پر تقریر کی -

خاکسارہ نے "زندہ باد المصلح الموعود" کے عنوان پر تقریر کی - صدر صاحبہ محترمہ فیض النساء الدین کے دعا کرانے پر جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوا -

خاکسارہ - عظیم النساء سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سکندر آباد -

۲۰- لجنہ اماء اللہ شیموگہ

مورخہ ۱۹ر فروری ۷۶ء بروز جمعرات جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا -

تلاوت اور نظم کے بعد محترم مولوی فیض احمد صاحب نے بعنوان "پیشگوئی مصلح موعودؓ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا - تقریر کی بعد ازیں محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ نے مضمون سنایا - ازاں بعد محترمہ وجیہہ بیگم صاحبہ نے "مصلح موعودؓ کی سیرت طیبہ" کے عنوان پر تقریر کی - اس کے بعد مہر النساء صاحبہ نے "مصلح موعودؓ کے زریں کارنامے" کے عنوان پر تقریر کی - اس کے بعد محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ نے "حضرت المصلح الموعودؓ کے علمی معجزات" پر تقریر کی - ان کے بعد محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ نے مضمون سنایا - محترمہ [illegible] بیگم صاحبہ نے "حضرت مصلح موعودؓ کے خلافت کے دور کا حال" مضمون سنایا -

خاکسارہ کے دعا کرانے کے بعد اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا - بہنوں کی [illegible] سے تواضع کی گئی -

خاکسارہ - خورشید بیگم سیکرٹری لجنہ شیموگہ

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے بھی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں مگر بوجہ عدم گنجائش انکی اشاعت سے معذرت ہے - اللہ تعالیٰ سب کی مساعی میں برکت ڈالے - آمین

لجنہ اماء اللہ ساگر و لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور، جماعت [illegible] ہبلی، تیماپور، جمشید پور، موسی بنی مائنز، آسنور - (ایڈیٹر بدر)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲/۱۵ ؍۷۶ کو خاکسار نے مکرم مولوی عبدالباسط صاحب فاضل ساکن سلواہ تحصیل مینڈر علاقہ پونچھ کے نکاح کا اعلان محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی غلام احمد صاحب ساکن سنگیوٹ (لوہارکہ) کے ہمراہ بعوض چار ہزار روپے حق مہر کیا۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے اس خوشی میں شکرانہ فنڈ میں پانچ روپے اور اعانت بدر میں پانچ روپے دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت بنائے۔ نیز مورخہ ۱۵؍۱۴ مارچ کو مکرم مولوی عبدالباسط صاحب کی شادی خانہ آبادی ہے۔ اس تقریب کے احسن رنگ میں انجام پانے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: شیخ محمد ایوب ساجد مبلغ علاقہ مینڈر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر — بقیہ از صفحہ (۲)

یہ کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ یقین جانو کہ یہ اُس قادر و توانا کا فعل ہے جسے تمام دِلوں پر تصرفِ تام حاصل ہے۔ اور وہی مستقبل کی ساری باتوں کا جاننے والا بھی ہے۔ اس قدر وزنی ہے یہ بات کہ ابھی ۷۳ سال ہی اس پر گزرے ہیں اور علماء کے خیالات تیزی سے اُسی طرف پلٹ رہے ہیں جس کا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے بطور پیشگوئی ذکر فرمایا۔ اس لئے وہ وقت بھی دُور نہیں جب خدا کے اس محبوب بندے کی بتائی ہوئی دوسری باتیں بھی اسی طرح پُوری ہوں گی جس طرح بیان ہوئیں۔

پس مبارک ہے وہ شخص جو وقت کی نزاکت کو پہچانتا اور اس کے مطابق اپنے اندر تبدیلی پیدا کرلیتا ہے۔ اور جیتے جی اپنی عاقبت کے لئے کچھ جمع کرلیتا ہے ؎

اے دوستو پیارو عقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زادِ راہ لے لو، کچھ کام میں گزارو
(المسیح الموعودؑ)

وما علینا الا البلاغ المبین ۔

وفات

مورخہ ۱۶؍فروری ۷۶ء کو خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ، راولپنڈی (پاکستان) میں وفات پاگئیں۔ مورخہ ۱۷؍فروری کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز ظہر نمازِ جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب ایم۔ اے لائبریرین ربوہ کی خوشدامن تھیں۔ احبابِ جماعت سے مرحومہ کے بلندیٔ درجات اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: حکیم محمد دین مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

ولادتیں اور درخواستِ دُعا

(۱) خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دُعاؤں سے خاکسار کے بڑے بھائی سید رشید احمد صاحب کو بتاریخ ۲/۲۷ ؍۷۶ پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم مولوی سید صمصام الدین صاحب مرحوم کا پوتا اور سید مذکر الدین صاحب کا نواسہ ہے۔ نومولود کے نیک، صالح اور خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے تمام بزرگانِ سلسلہ سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: سید صباح الدین متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

(۲) خاکسار کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ لیکن بچی اور اس کی والدہ دونوں بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں ہر دو کی صحتِ کاملہ کے لئے احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: وسیم احمد جمشید پور۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ محترمہ سیدہ ثریا بیگم صاحبہ مقیم لنڈن۔ جملہ افرادِ خانہ کی صحت و سلامتی اور اپنے بچوں کے نیک اور خادمِ دین اور بلند اقبال بننے کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ احباب دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترمہ موصوفہ کی اِن نیک تمناؤں کو پُورا فرمائے نیز اپنے انعامات سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار: محمود احمد عارف نائب ناظر امورِ عامہ قادیان۔

۲۔ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس کی ہمشیرہ صاحبہ مکرمہ اعظم النساء صاحبہ کی طبیعت کچھ عرصہ سے ناساز ہے۔ ڈاکٹری تشخیص کے مطابق موصوفہ کی گردن کے فقرات میں کچھ شکایت ہے جس کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی کے اس حصہ میں درد رہتی ہے اور بہت کمزوری محسوس کرتی ہیں۔ بزرگانِ کرام، تمام درویش احباب و افرادِ جماعت سے ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دُعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

خاکسار: حکیم محمد دین عفی عنہ۔ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

۳۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب تدیم چارکوٹ ایم اے فائینل کا امتحان اس سال دے رہے ہیں نیز آپ کے بھائی محمد یعقوب صاحب چارکوٹ پی۔یو۔سی کا امتحان دے رہے ہیں۔ ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ پونچھ

۴۔ خاکسار کے دو بچے فائینل امتحان میں شریک ہو رہے ہیں نمایاں کامیابی کیلئے درخواستِ دعا ہے۔

(خاکسار: سید بشیر الدین احمد معلم ارکھ پٹنہ)

۵۔ خاکسار کے بھائی محمد عنایت اللہ صاحب گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ نیز خاکسار کا بھتیجہ شریف احمد اور بھائی عبدالکریم صاحب ٹی۔بی میں مبتلا ہیں۔ جملہ احبابِ جماعت کی خدمت میں سب کی شفاءِ کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد فرحت اللہ احمدی۔ چندا پور

۶۔ اگلے ہفتہ خاکسار ڈھاکہ جارہا ہے۔ سفر کے بابرکت ہونے اور میری بچی بیمار ہے اس کی شفایابی کے لئے احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: مظہر الحق۔ کلکتہ۔

۷۔ خاکسار کی اہلیہ اختر النساء صاحبہ بائیں ٹانگ میں شیاٹیکا (Sciatica) کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ نیز میری نسبتی ہمشیرہ بیمار ہیں اور کبھی کبھی بے ہوش ہوجاتی ہیں احبابِ جماعت سے ہر دو کی شفاءِ کاملہ عاجلہ کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

خاکسار: ڈاکٹر نواب علی خان۔ اتانگر۔ (بہار)

۸۔ خاکسار کی نواسی عزیزہ رفیعہ بنت منصور احمد صاحب کوڈالی بعمر ۱/۲ ۱ سال پیٹ میں تکلیف کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہے۔ احبابِ کرام اس بچی کی صحتِ کاملہ عاجلہ کیلئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار۔ سی مبارک احمد سیکرٹری امورِ عامہ کوڈالی۔

اُردو ادب کا احمدیہ بستان حِصّہ اوّل

جو مجموعہ مضامین مکرم چودھری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد قادیان نے نہایت دلچسپ پیرایہ میں تالیف فرمایا ہے۔ قیمت سات روپے۔ (۲) تبلیغی اور تعلیمی و تربیتی اغراض کے پیشِ نظر عمدہ کاغذ پر جاذبِ نظر اور دیدہ زیب ڈیزائن میں حضورؑ کے الہامات اور دُعائیہ قطعات باجازت مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ شائع کرائے گئے ہیں۔ قیمت فی کاپی ۷۵ پیسے۔
(۳) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفاء کرام کے فوٹوز کے علاوہ مسجد مبارک مسجد اقصیٰ۔ منارۃ المسیح اور بہشتی مقبرہ کے فوٹوز بھی طبع کئے گئے ہیں۔ فی فوٹو قیمت ایک روپیہ۔
(۴) نیز سلسلہ کی ہر قسم کی کتب بھی ہم سے طلب فرماویں۔ (ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا)

قریشی عبدالقادر اعوان۔ اعوان بُک ڈپو قادیان (انڈیا)

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے !!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دل آویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح، مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دُنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ:

THE KERALA HORNS EMPORIUM,
TC. 38/1582 MANACAUD,
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.

PHONE NO. 2351
P.B. NO. 128.
CABLE :- "CRESCENT"

یومِ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲ ربیع الاوّل بمطابق ۱۴ امان (مارچ) بروز اتوار

۱۲ ربیع الاوّل حضرت محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مبارک دن ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے دُنیا میں توحید کا علم بلند ہوا۔ آپ نے دُنیا کو انسانیت اور اخلاق کا درس دیا۔ تمام جماعتیں اِس مبارک دن جلسوں کا انعقاد کریں۔ اور اس عظیم المرتبت نبی۔ انسانیت کے محسنِ اعظم حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ اور پاکیزہ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام پر تقریریں فرمائیں۔ اور سیکرٹریانِ تبلیغ ومبلغین صاحبان سیرت النبی صلعم کے جلسوں کی رپورٹیں نظارت دعوۃ وتبلیغ میں بھجواکر ممنون فرمادیں ٭ (ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

احمدیہ کانفرنس پونچھ میں ایک ماہ کا التواء

گذشتہ اشاعتوں میں پونچھ کانفرنس ۲۱، ۲۲ مارچ کی تاریخوں میں منعقد کیے جانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ لیکن برف باری۔ سردی کی شدت اور سڑکوں کی خرابی کی وجہ سے کانفرنس میں ایک ماہ کا التواء کرنا پڑا ہے۔ اب احمدیہ کانفرنس پونچھ ۲۵، ۲۶ اپریل بروز اتوار سوموار منعقد ہوگی۔ جملہ احباب اور جماعتیں مطلع رہیں اور ان تاریخوں میں پونچھ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرکے اسے کامیاب بنائیں۔ موسم کے مطابق ہلکا بستر ہمراہ لائیں ٭

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ جماعت احمدیہ پونچھ

پروگرام دورہ مکرم وکیل المال صاحب و انسپکٹر صاحب تحریکِ جدید

جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ و مدراس وغیرہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے وکیل المال تحریکِ جدید و مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریکِ جدید مورخہ ۱۴/۳/۷۶ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق چندہ تحریکِ جدید کے سلسلہ میں روانہ ہو رہے ہیں۔ اُمید کرتا ہوں کہ جملہ عہدیدارانِ جماعت سابقہ روایت کو قائم رکھتے ہوئے کماحقہٗ تعاون فرماکر وصُولی کی طرف پُوری توجہ دیں گے۔

وکیل الاعلیٰ تحریکِ جدید قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	—	-	۱۴/۳/۷۶	کالیکٹ	۲/۴/۷۶	۴	۶/۴/۷۶
مدراس	۱۷/۳/۷۶	۴	۲۱	کوڈیاتور	۶	۱	۷
بنگلور	۲۱	۳	۲۴	کیرولائی	۷	۱	۸
مرکرہ	۲۴	۲	۲۶	منارگھاٹ	۸	۱	۹
موگرال	۲۶	۲	۲۸	کروناگاپلی۔ آدی ناڈ	۱۲	۲	۱۴
پینگاڈی	۲۸	۲	۳۰	ٹریونڈرم	۱۴	۱	۱۵
کیننور	۳۰	۲	۱/۴/۷۶	میلاپالیم۔ کوٹار	۱۵	۲	۱۷/۴/۷۶
کوڈالی	۱/۴	۱	۲	—	—	—	—

وقفِ جدید کے مالی سال کو شروع ہوئے دو ماہ گذر گئے ہیں

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ سالِ رواں وقفِ جدید کی عظیم الشان تحریک کا اُنیسواں سال ہے اور اس کو شروع ہوئے دو ماہ گذر گئے ہیں۔ لیکن تاحال بعض جماعتوں سے نئے سال کے وعدوں کی فہرست موصول نہیں ہوئی۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ ایسی جماعتوں کو جنکی وعدہ جات کی فہرست تاحال مرکز میں نہیں پہنچی اُن سے درخواست کی جاتی ہے کہ جلد از جلد اپنے وعدہ جات مرکز میں بھجوائیں۔ نیز بقایا دار احباب جلد از جلد اپنے بقایوں کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے (آمین)۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

ڈاکٹر صاحبان توجہ فرماویں

بھارت میں مقیم ایم۔ بی بی ایس (M.B.B.S.) پاس، ڈاکٹر صاحبان جن کو سرجری کا بھی تجربہ ہو اور جو سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات اور پروگرام کے مطابق مغربی افریقہ میں کم از کم تین سال تک خدمت بجالانے کے لئے اپنی خدمات پیش کر سکتے ہوں جلد از جلد اپنے نام۔ پتہ۔ عمر۔ کوالیفکیشن اور تجربہ وغیرہ کے کوائف سے نظارت ہذا کو مطلع فرماویں۔ افریقہ میں قیام کے دوران تنخواہ۔ الاؤنس اور دیگر مراعات کے متعلق نظارت ہذا سے بذریعہ خط وکتابت معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اپنی درخواست مقامی امیر یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ ارسال فرمادیں۔ ایک لحاظ سے یہ خدمتِ سلسلہ بھی ہے اور مالی لحاظ سے فائدہ مند بھی۔

امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اپنی اپنی جماعت میں مقیم مندرجہ بالا قابلیت کے ڈاکٹر صاحبان کو خاص طور پر اس اعلان کی طرف متوجہ کرکے ممنون فرمادیں ٭

ناظر امورِ عامہ قادیان

احمدی بچوں اور بچیوں کیلئے مرکز قادیان سے

ایک ماہوار رسالہ "المُبَشِّر" کا اجراء

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے لئے یہ خبر مسرت کا باعث ہوگی کہ مکرم ومحترم ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ کی اجازت سے خاکسار نے ایک ماہنامہ "المبشر" نام سے مرکزِ احمدیت قادیان سے شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ جو ۲۰×۳۰/۸ سائز کا ہوگا۔ جماعت کے احباب۔ خواتین، خدام، اطفال، ناصرات کی تعلیم، تربیت و اصلاح، علمی ذوق، خدمتِ دین کا شوق، مرکزِ احمدیت سے پختہ تعلق، خلافتِ حقہ احمدیہ سے گہری وابستگی اس ماہنامہ کے اجراء کے اغراض ومقاصد ہوں گے۔ اور علمی ومعلوماتی لحاظ سے بھی یہ رسالہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ اس رسالہ کی تدوین وترتیب کی نگرانی اُستاذی المکرم مولانا محمد حفیظ صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان و ایڈیٹر ہفت روزہ بدر فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حسب ذیل موضوعات پر رسالہ کے صفحات وکالموں میں روشنی ڈالی جایا کرے گی:۔

★ قرآن مجید واحادیث کے انمول موتی ★ بزرگانِ اسلام اور عمائدین سلسلہ احمدیہ کے زرّین اقوال وارشادات ★ قبولِ اسلام واحمدیت کرنے والوں کے حالات وانٹرویو ★ اہم مذہبی شخصیتوں کا تعارف ★ مذہبی وعلمی مضامین ★ بزرگانِ سلسلہ کا منظوم کلام اور جماعت کے شعراء کی تازہ نظمیں ★ زمانہ حاضرہ کے سائنسی علوم اور سائنسدانوں کے حالاتِ زندگی۔ ★ قوموں قبیلوں کا تعارف ★ سبق آموز کہانیاں ★ قلمی دوستی ★ قارئین کے بھیجے ہوئے سوالات اور اُن کے جوابات ★ دُنیا میں رونما ہونے والے حیران کن واقعات ★ مستورات وناصرات کے بھیجے ہوئے کشیدہ کاری کے ڈیزائن اور امورِ خانہ داری ★ طبی مشورے ونسخہ جات اور ماہر ڈاکٹروں واطباء کے مضامین ★ لطائف، پہیلیاں اور شگوفے وغیرہ — ان تمام خوبیوں کے باوجود ماہنامہ "المبشر" کا سالانہ چندہ صرف بارہ (۱۲/-) روپے ہوگا۔ اُمید ہے احباب اس ماہنامہ کا پُرخلوص خیر مقدم فرمائیں گے۔ اور اس کے خریدار بن کر جلد اپنے مکمل پتہ جات سے مطلع فرمائیں گے۔ یہ رسالہ ضابطہ کی کارروائی کی تکمیل کے بعد جلد آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔ خط وکتابت خاکسار کے پتہ پر کی جائے:۔

خاکسار: منیر احمد خادم۔ ایڈیٹر ومینیجر ماہنامہ "المبشر" قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع گورداسپور (پنجاب)

اخبار بدر کا آئندہ شمارہ

سیرت نمبر

ہوگا جس میں اوّل نمبر پر مقدس آقا سرورِ کائنات حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے درخشندہ پہلوؤں اور حضور کے عظیم روحانی فرزندِ جلیل حضرت امام مہدی علیہ السلام کی سیرت وسوانح کے بارہ میں ضروری مضامین ہونگے۔

یہ خاص پرچہ ۱۴ اور ۲۳ مارچ کی دونوں خصوصی تقریبات کیلئے اجتماعی طور پر مرتب کیا جارہا ہے۔ احباب انتظار کریں ٭ (ادارہ بدر)